رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۳۵

روزنامہ الفضل خطبہ نمبر

ایڈیٹر:- غلام نبی

قیمت ایک آنہ

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند ۸؎ — قیمت ششماہی بیرون ہند ۹؎

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۵۴ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ جنوری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ جنوری۔ آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ۱۲۔ جنوری کی رات کو حرارت اور سر درد کی شکایت پیدا ہو گئی۔ اور اسہال کی تکلیف بھی۔ جو ۱۳۔ کی شام تک رہی۔ آج صبح درد شکم اور درد سر کی تکلیف رہی مگر دن میں بفضل خدا اسہال سے آرام رہا۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے درد دل سے دُعا فرمائیں :-

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے :-

مرکز میں موجود مبلغین آج کل اپنی ورزشی ٹریننگ کے سلسلہ میں محلہ دارالانوار کی طرف کھلے میدان میں کیمپ لگائے ہوئے ہیں۔ اور دن رات آن ڈیوٹی ہیں :-

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قادیان میں بود و باش کے لئے مکان بنانے والوں کیلئے بشارات

اپنی تصنیف تریاق القلوب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اس خواب کا ذکر فرماتے ہوئے کہ "فرشتہ نے نان مجھ کو دیا۔ اور کہا کہ یہ تیرے لئے اور تیرے ساتھ کے درویشوں کے لئے ہے" تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ اس زمانہ میں خواب آئی تھی جبکہ نہ میں کوئی شہرت اور دعوے رکھتا تھا۔ اور نہ میرے ساتھ کوئی جماعت درویشوں کی تھی۔ مگر اب میرے ساتھ بہت سی وہ جماعت ہے۔ جنہوں نے خود دین کو دنیا پر مقدم رکھ کر اپنے تئیں درویش بنا دیا ہے۔ اور اپنے وطنوں سے ہجرت کر کے اور اپنے قدیم دوستوں اور اقارب سے علیحدہ ہو کر اور اپنی طرز زندگی کو سراسر سکینی۔ اور درویشی کی طرف تبدیل دے کر قادیان میں میری ہمسائیگی میں آ کر آباد ہو گئے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو دلوں سے اپنے وطنوں اور اپنے املاک کی محبت دُور کر چکے ہیں اور عنقریب وہ بھی اسی خاک قادیان کو موت تک اپنا وطن بنانا چاہتے ہیں۔ سو یہی درویش ہیں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے میرے الہامات میں قابل تعریف کہا ہے۔ اور یہی ہیں۔ جن کو درویشی نے مغلوب نہیں کیا۔ بلکہ خود انہوں نے درویشی کو اپنے لئے پسند کیا۔ اور ایمان کی حلاوت کو پا کر تمام حلاوتوں کو دامن سے پھینکدیا۔ انہی کے حق میں براہین احمدیہ کے تیسرے حصے میں یہ الہام ہے۔ اصحاب الصفۃ۔ وما ادراک ما اصحاب الصفۃ۔ ترٰی اعینھم تفیض من الدمع یصلون علیک۔ ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان وداعیا الی اللّٰہ وسراجا منیرا ربنا اٰمنا فاکتبنا مع الشاھدین۔ املوا۔ براہین احمدیہ صفحہ ۲۴۲۔

ترجمہ کامل مخلص وہ ہیں۔ جو تیرے مکان کے صفوں میں آ رہنے والے ہیں۔ یعنی اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں۔ اور تو کیا جانتا ہے۔ کہ کیا ہیں صفوں کے رہنے والے تو دیکھیگا۔ کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہونگے۔ اور تیرے پر درود بھیجتے ہونگے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کی آواز سنی۔ کہ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا ہے۔ وہ خدا کی طرف بلانے والا ہے۔ اور وہ ایک روشن چراغ ہے جو اپنی ذات میں روشن اور دوسروں کو روشنی پہونچاتا ہے۔ اسے ہمارے خدا۔ تو ان لوگوں میں ہمیں لکھ لے۔ جنہوں نے تیرے مامور اور تیرے بھیجے ہوئے کی سچائی پر گواہی دی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۸ تا ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخلِ احمدیت ہوئے ہیں:

نمبر	نام	پتہ
۱	عنایت بیگم صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۲	نسیم سحر صاحب	ضلع لاہور
۳	بشیر محمد صاحب	ضلع گورداسپور
۴	مہرالدین صاحب	"
۵	محمد ابراہیم خان صاحب	ضلع لائلپور
۶	لال صاحب	ضلع گورداسپور
۷	خیراں بی بی صاحبہ	"
۸	میاں پیرالدین صاحب	"
۹	عائشہ بی بی صاحبہ	"
۱۰	محمد حسین صاحب	"
۱۱	حمیدہ بی بی صاحبہ	"
۱۲	میاں لال الدین صاحب	"
۱۳	اللہ دتا صاحب	ضلع گجرات
۱۴	محمد سیف الرحمٰن صاحب	ضلع لاہور
۱۵	سلطان احمد صاحب	ضلع منٹگمری
۱۶	غلام محمد صاحب	ضلع گوجرانوالہ
۱۷	مرزا خداداد بیگ صاحب	ریاست پٹیالہ
۱۸	ریشمے صاحبہ	ضلع گورداسپور
۱۹	فاطمہ صاحبہ	"
۲۰	نواب بی بی صاحبہ	"
۲۱	سردار بی بی صاحبہ	"
۲۲	بانو صاحبہ	ضلع امرتسر
۲۳	محمد انور صاحب	ضلع شیخوپورہ
۲۴	فضل محمد صاحب	سندھ
۲۵	علی محمد صاحب	ضلع لائلپور
۲۶	میاں نکھو صاحب	"
۲۷	غلام محمد صاحب	"
۲۸	اہلیہ عیسیٰ محمد صاحب	"
۲۹	کریم بخش صاحب	ضلع جہلم پور
۳۰	عبدالعزیز صاحب	ضلع لائلپور
۳۱	ظہور احمد صاحب	بنگال
۳۲	طوطے خان صاحب	ضلع پشاور
۳۳	علی احمد صاحب	ضلع جالندھر
۳۴	غلام محمد صاحب	"
۳۵	علی محمد صاحب	ضلع منٹگمری
۳۶	ایک صاحب (جو ابھی اپنا نام ظاہر نہیں کرنا چاہتے)	حیدرآباد سندھ
۳۷	لال الدین صاحب	ضلع شیخوپورہ
۳۸	سالو بیگم صاحبہ	ضلع گجرات
۳۹	جندو صاحب	ریاست خیرپور
۴۰	غلام محی الدین صاحب	ضلع کراچی سندھ
۴۱	اللہ دتا صاحب	ریاست کپورتھلہ
۴۲	عبدالستار صاحب	ریاست کشمیر
۴۳	باغ علی صاحب	" "
۴۴	عبدالرحیم صاحب	" "
۴۵	ثناء اللہ صاحب	" "
۴۶	عبدالحمید صاحب	" "
۴۷	امیر اللہ صاحب	" "
۴۸	مبارکہ بی بی صاحبہ	" "
۴۹	حنیفہ بی بی صاحبہ	" "
۵۰	زبیدہ بانو صاحبہ	" "
۵۱	والدہ عبدالستار صاحب	" "
۵۲	اہلیہ صاحبہ ... صاحب	" "
۵۳	روشن بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ
۵۴	الہام بخش صاحب	ریاست بہاولپور
۵۵	سوہتن صاحبہ	ضلع مرشد آباد
۵۶	رقیہ خاتون صاحبہ	" "
۵۷	محبوبہ بی بی صاحبہ	" "
۵۸	طاہرہ بیگم صاحبہ	" "
۵۹	عبدالمطلب صاحب	ضلع ٹیپرا
۶۰	محمد حسن صاحب	ضلع مرشد آباد
۶۱	داسد صاحب	" "
۶۲	مولوی وزیر خان صاحب	ضلع گورداسپور
۶۳	سرداراں بی بی صاحبہ	"
۶۴	محمد علی صاحب	ضلع گورداسپور
۶۵	عالم بی بی صاحبہ	"
۶۶	حمیدہ بی بی صاحبہ	"
۶۷	محمد شفیع صاحب	"
۶۸	ایک صاحب	ضلع گونڈہ
۶۹	لالعہ بی بی صاحبہ	ضلع سرگودھا
۷۰	چودھری گھسیٹا صاحب	ضلع سیالکوٹ
۷۱	چودھری حسین بخش صاحب	"
۷۲	مختاراں بی بی صاحبہ	ضلع میرپور سندھ
۷۳	نعمتے صاحبہ	" "
۷۴	رحمت بی بی صاحبہ	ضلع گورداسپور
۷۵	خیراں بی بی صاحبہ	"

خان بہادر چودھری نعمت اللہ خان صاحب جاگیردار کو مبارکباد

یہ خبر نہایت مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ خان بہادر چودھری نعمت اللہ خان صاحب احمدی آنریری مجسٹریٹ مدار ضلع جالندھر کو ہز ایکسیلنسی گورنر پنجاب نے اڑھائی صد روپیہ سالانہ کی جاگیر عطا فرمائی ہے۔

ہم اس عزت افزائی پر جناب چودھری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے۔ اور دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مبارک کرے:

قابلِ توجہ حکومت صوبہ سرحد

۸ دسمبر بروز عید ٹیری ضلع کوہاٹ کی عیدگاہ میں نواب صاحب ٹیری کے موجودگی میں نماز عید کے موقعہ پر ایک شخص مسمی رحیم گل ساکن عیسک خماری نے پشتو میں نظم سنائی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف سخت بدزبانی کی۔ اور سلسلہ عالیہ کے متعلق جھوٹ اور افترا کا طومار کھڑا کر دیا۔ یہ سب کچھ نواب صاحب کی موجودگی میں کیا گیا۔ جو کہ ٹیری کے مجسٹریٹ ہیں۔ اور تھانہ ٹیری کی قانونی قیادت ان کے دست عدالت گستر کی محتاج ہے۔ چونکہ نظم سخت توہین آمیز اور اشتعال انگیز تھی۔ اور ایسے موقعہ پر پڑھی گئی۔ جبکہ مختلف دیہات کے لوگ آئے ہوئے تھے۔ اس لئے ایسے موقعہ پر نواب صاحب ٹیری کا ایسی تنفر آمیز نظم پڑھنے کی اجازت دینا امن عامہ کو خراب کرنے کے مترادف ہے۔

ہمارا خیال تھا۔ کہ حکومت صوبہ سرحد خود اس طرف توجہ کرے گی۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں ہوا اس لئے توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ احمدیوں کی جان و مال کو خطرہ میں ڈالنے والوں کے متعلق انتظام کرے:

نامہ نگار

سکرٹری صاحبان انصار اللہ ہوشیار ہوں

جلسہ سالانہ پر انصار اللہ کے سالانہ اجلاس کے موقعہ پر جو رپورٹ سنائی گئی تھی۔ اس میں رپورٹ ماہوار کی اہمیت اور جماعتوں کی کارکردگی وغیرہ پر روشنی ڈالی گئی تھی۔ اور درخواست کی گئی تھی کہ آئندہ تبلیغی رپورٹیں باقاعدگی سے بھیجا کریں۔ لیکن آج جبکہ جلسہ کو دو ہفتے گذر چکے ہیں۔ تبلیغی رپورٹوں کی وہی حالت نظر آ رہی ہے۔ لہذا سکرٹری صاحبان کی خدمت میں بطور یاد دہانی عرض ہے کہ بہت جلد رپورٹیں ارسال فرمائیں۔ اور آئندہ مہینہ کے ختم ہوتے ہی فوراً رپورٹ بھیجا کریں۔ انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں کام کرنے والی اور نہ کام کرنے والی جماعتوں کی فہرست شائع کی جائے گی۔

جنرل سکرٹری انصار اللہ

التماس دعا

کرم برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو پہلے اطلاع ہو چکی ہے کہ مجھے ہائی بلڈ پریشر ۱۸۰ ہے۔ مگر اب وہ بڑھ کر ... ہو چکا ہے ... روز بروز خرابی کی طرف جا رہی ہے۔ جن بھائیوں کو مجھ سے محبت ہے۔ وہ اپنے اوقات ... سے دعا فرمائیں۔

محمد شافی احمدی رحمت منزل لکھنؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ شوال ۱۳۵۴ھ

خطبہ جمعہ

تحریک جدید کے مزید مطالبات

(۱) بیکار احمدی بیرونی ممالک میں چلے جائیں (۲) پنشنر اپنی زندگی مدت خدمت دین کیلئے وقف کریں (۳) قادیان میں جائداد بناؤ

خطرہ دور نہیں ہوا بلکہ اس نے شکل بدل لی ہے اور پہلے سے بہت بڑھ گیا ہے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۰ - جنوری ۱۹۳۶ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

(۱)

میں جلسہ سالانہ سے پہلے تحریک جدید کے متعلق بعض خطبات دے رہا تھا۔ اور چونکہ ابھی اس تحریک میں سے بعض باتیں باقی ہیں۔ اس لئے اُن کے متعلق مَیں آج پھر کچھ کہنا چاہتا ہوں:-

یہ تحریک مَیں پہلے کر چکا ہوں۔ کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس غرض کے لئے کہ اُن میں سے بعض کو انتخاب کرنے کے بعد باہر تبلیغ کے لئے بھیجا جائے۔ مگر اس کے علاوہ میری تحریک کا ایک حصہ یہ تھا۔ کہ ایسے بے کار لوگ جن کو اس ملک میں کام نہیں ملتا۔ اگر باہر چلے جائیں۔ تو بیرونی ممالک میں اپنے لئے ترقی کا راستہ نکال سکتے۔ اور سلسلہ کے لئے بھی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ کہتے ہیں۔

ہم خرما وہم ثواب

اسلام نے درحقیقت ملکوں کے فرق۔ اور امتیاز کو ایسا مٹا دیا ہے۔ اور دُنیا کو اس طرح ایک ہاتھ پر جمع کر دیا ہے۔ کہ ہمارے لئے مختلف ممالک کی حیثیت ہی کوئی باقی نہیں رہی۔ اور ساری دُنیا ہمارے لئے ایک ملک کی طرح بن گئی ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ جعلت لی الارض مسجدا۔ ساری دُنیا میرے لئے مسجد بنا دی گئی ہے۔ اس کے یہ بھی معنے ہیں۔ کہ اسلام میں گرجوں اور مندروں کا طریق نہیں:

ہر جگہ انسان عبادت کر سکتا ہے

مسجد صرف اجتماع کی جگہ ہے۔ ورنہ مساجد عبادت کے لئے مخصوص نہیں۔ اور یہ نہیں۔ کہ مسجد سے باہر عبادت نہیں ہو سکتی۔ جیسا کہ ہندوؤں اور عیسائیوں میں طریق ہے کہ ان کے نزدیک مندروں اور گرجوں سے باہر عبادت نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی جگہ مسجد نہ ہو۔ اور کوئی مسلمان سفر کر رہا ہو۔ تو جس جگہ

نماز کا وقت

آجائے۔ وہی جگہ مسجد۔ اور وہی جگہ عبادت گاہ ہو جائے گی۔ مگر مسجد ایک خدا کا گھر بھی ہے۔ جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں۔ پس جعلت لی الارض مسجدا کے یہ معنے بھی ہیں۔ کہ جس طرح سارے لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں۔ اور وہاں چھوٹے بڑے امیر اور غریب کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئے بھی ملکوں کا کوئی امتیاز نہیں۔ جس طرح مسجد خدا کا گھر کہلاتی ہے اسی طرح

ساری دُنیا ہمارے خدا کا گھر ہے

پس یہ کہنا۔ کہ یہ چینی ہے۔ اور وہ جاپانی یہ مشرقی ہے۔ اور وہ مغربی۔ ایک فضول بات ہے۔ جس طرح ایک مسجد میں بیٹھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں مسجد کے شمالی کونے میں بیٹھا ہوں۔ اور وہ جنوبی میں۔ یا فلاں مشرقی کونے میں ہے۔ اور فلاں مغربی میں اس لئے میں اس سے ممتاز ہوں۔ بلکہ سارے ایک ہی مسجد میں سمجھے جاتے ہیں۔ اسی طرح جب

ساری دُنیا مسجد ہے

اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ساری دُنیا ایک خدا کا گھر بنا دی گئی ہے۔ تو اس دُنیا کے جس حصہ میں بھی کوئی انسان بیٹھا ہو۔ وہ خدا کے گھر میں بیٹھا ہے۔ چنانچہ ہر مسلمان جانتا ہے۔ بلکہ اب تو غیر مسلم بھی جاننے لگ گئے ہیں۔ کہ مسجد وہ مقام ہے۔ جس میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا میں نے

مسجد کعبہ کے ایک سرے پر ایک چھوٹی سی جگہ حجرے کی شکل میں الگ بنی ہوئی دیکھی۔ اس کے متعلق جب میں نے دریافت کیا۔ تو مجھے بتایا گیا۔ کہ یہاں شرفاء بعض دفعہ نماز پڑھتے ہیں۔ مکہ کے حاکم چونکہ شریف کہلاتے تھے۔ اس لئے شرفاء سے مکہ کے حکمران مراد تھے۔ میں نے کہا یہ الگ کیوں ہے انہوں نے بتایا۔ کہ شریف کو بعض دقتیں پیش آئی تھیں جس کی بناء پر یہ الگ انتظام کرنا پڑا۔ چنانچہ ایک دفعہ اس نے کسی مسلمان سے کہا۔ تم یہاں سے پیچھے ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ تو اس نے جواب دیا۔ یہ شریف کا گھر نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کا گھر ہے اگر شریف کا گھر ہوتا۔ تو میں چلا جاتا۔ لیکن یہ خدا کا گھر ہے۔ اور اس میں سے مجھے کوئی نکال نہیں سکتا۔ چنانچہ بادشاہ ہونے کے باوجود اُسے اس کا حق تسلیم کرنا پڑا۔ اور سیاسی احتیاطوں کے لئے اسے علیحدہ حجرہ بنانا پڑا۔ تاکہ اگر کسی وقت لوگوں سے الگ رہنے کی ضرورت ہو۔ تو شریف یعنی مکہ کے حاکم اس میں نماز ادا کر سکیں۔ ورنہ اصل مسجد میں وہ مجبور تھے۔ کہ دوسروں کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ اب جو

موجودہ سلطان نجد

ہیں۔ وہ نماز سب لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر ہی پڑھتے ہیں۔ پس مسجد میں چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اور نہ کوئی شخص خواہ کتنا بڑا ہو۔ کسی اور شخص کو خواہ وہ کتنا چھوٹا ہو۔ بیٹھے ہوئے ایک جگہ سے اٹھا سکتا ہے۔ سوائے

قیام امن کی ضروریات

کے ماتحت کہ وہ بالکل علیحدہ چیز ہیں۔ نماز کے لئے ہر شخص کا حق ہے۔ کہ وہ جہاں چاہے مسجد میں نماز پڑھے۔

پس مسجد ایک ایسی چیز ہے۔ جس میں امیر اور غریب چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔

امیر اور غریب پہلو بہ پہلو

کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک مزدور بادشاہ کے پہلو میں کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور بادشاہ کا حق نہیں۔ کہ اسے روکے۔ تو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جعلت لی الارض مسجدا۔ تو درحقیقت آپ نے یہ بھی فرما دیا۔ کہ تمام دنیا کے امتیازات میرے ذریعہ سے مٹا دیئے گئے ہیں۔ کیونکہ مسجد میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اور نہ اس میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی سوال ہوتا ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔

اسلام ہی ایسا مذہب ہے جس میں کوئی قومی امتیاز نہیں

اس کے مقابلہ میں عیسائیوں کو لو تو۔ ہندوؤں کو لو تو۔ ان کے گرجوں اور مندروں میں ہمیشہ امتیاز ہوتا ہے۔ بلکہ گرجوں میں تو جگہیں بھی مخصوص ہوتی ہیں۔ جو بڑی بڑی رقمیں دیں ان کے لئے خاص کوچ ہوتے ہیں۔ یہی حال مندروں کا ہے۔ کہ ان میں بھی قومی امتیاز کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مگر اسلامی مسجد ان تمام پابندیوں سے آزاد ہے۔ اور جس طرح لوگ آتے ہیں بیٹھتے چلے جاتے ہیں۔ اگر آگے جگہ خالی نہ ہو۔ تو بعد میں آنے والا پیچھے بیٹھ جاتا ہے۔ ورنہ چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں۔ پس بڑے اور چھوٹے ہونے کے لحاظ سے مساجد میں فرق نہیں کیا جاتا۔ اور نہ ملکی لحاظ سے مساجد میں فرق کیا جاتا ہے۔ اور میں نے جب کہا ہے۔ کہ مساجد میں نہ ملکی لحاظ سے فرق کیا جاتا ہے۔ اور نہ بڑے اور چھوٹے ہونے کے لحاظ سے۔ تو درحقیقت میں نے اس میں

ایک استثنائی صورت

رکھی ہے۔ مگر وہ استثنائی صورت ایسی نہیں جسے کوئی بھی عقلمند ناجائز قرار دے سکے۔ اور وہ یہ کہ مسجد میں مثلاً ایک پاگل آجائے جس کی عادت یہ ہو۔ کہ وہ لوگوں پر حملہ کر دیتا ہو۔ تو ایسے شخص کو اگر پکڑ کر لوگ مسجد سے نکال دیں۔ تو یہ جائز ہوگا۔ اور یہ امتیاز نہ کہلائے گا۔ کیونکہ اس شخص کو مشرقی یا مغربی ہونے کے لحاظ سے مسجد سے نہیں نکالا جائے گا۔ بلکہ ضرررساں اور نقصان دہ ہونے کی وجہ سے مسجد سے نکالا جائے گا۔ یا اگر کوئی مسجد میں ایسا دشمن آجائے۔ جس کے متعلق شبہ ہو۔ کہ وہ کسی

فتنہ اور فساد کی نیت

سے آیا ہے۔ تو اگر اسے نماز پڑھنے سے روک دیا جائے۔ یا بعض صفوں میں اسے بیٹھنے نہ دیا جائے۔ تو یہ امتیاز کے لئے نہیں ہوگا۔ بلکہ اس کی شرارت اور ایذاء سے بچنے کے لئے ہوگا۔ اور شرارت کے روکنے اور امتیاز کو قائم کرنے میں

زمین و آسمان کا فرق

ہے۔ غرض ایک مجنون یا فسادی کو مسجد سے نکالا جا سکتا ہے۔ یا اس کی نشست پر قید لگائی جا سکتی ہے۔ مگر اس لئے کسی کو مسجد سے نہیں نکالا جا سکتا۔ یا اس پر قید نہیں لگائی جا سکتی۔ کہ وہ دوسروں سے کم مالدار ہے یا ادنےٰ قوم کا ہے۔ یا مشرق کا ہے یا مغرب کا ہے کیونکہ یہ امتیاز ہے۔ اور

امتیاز مساجد میں روا نہیں

چاہے کوئی ہوں بادشاہ ہوں یا فقیر۔ امیر ہوں یا غریب۔ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ سب ایک صف میں کھڑے ہوں گے۔ برابر کھڑے ہونگے اور ان میں کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔

تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا سے امتیاز مشرق و مغرب اور امتیاز ادنےٰ و اعلےٰ مٹا دیا۔ اور جب ساری دنیا ایک گھر بن گئی۔ تو اب اس میں کیا حرج ہے کہ کوئی دنیا کے ایک کونے میں رہے۔ اور دوسرا دوسرے کونے میں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ جونہی اسلام دنیا میں آیا۔ سفروں کی مشکلات کا خیال تک لوگوں کے ذہن سے مٹ گیا۔ جتنے بڑے بڑے مسلمان مصنف گزرے ہیں۔ ان سب کی زندگیوں پر غور کر کے دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہوگا کہ کوئی تیس سال سفر میں رہا ہے۔ کوئی چالیس سال سفر میں رہا ہے۔ کوئی پچاس سال سفر میں رہا ہے۔ چنانچہ اسی لئے اسلام کے ابتدائی دو سو سال میں

دنیا کے بہترین جغرافیے

لکھے گئے ہیں۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے پچاس سال کے اندر اندر مسلمان دنیا میں پھیل گئے۔ اور سو سال کے اندر انہوں نے دنیا کے جغرافیوں کی بنیاد قائم کر دی۔ اور دو سو سال کے اندر ایسے جغرافیے لکھے۔ جن پر آج تک جغرافیوں کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ بلکہ ہندوستانیوں نے ہندوستان کا ایسا مکمل جغرافیہ نہیں بنایا تھا جو مسلمانوں نے پہلے دو سو سال میں ہندوستان کا بنایا۔ ایرانیوں نے ایران کا ایسا مکمل جغرافیہ نہیں بنایا تھا۔ جو عربوں نے ابتدائی دو سو سال میں ایران کا بنایا۔ اسی طرح سیلون سٹریٹ سیٹلمنٹس جاپان اور چائنا کے جو جغرافیے دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سب جغرافیے ابتدائی دو سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں نے بنائے تھے۔ ایسا کیوں ہوا اسی لئے کہ مسلمان کسی ملکی پابندی کے قائل نہ تھے۔ بلکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے ان کے لئے

ساری دنیا ایک گھر کی طرح

بنا دی ہے۔ اور چونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ ساری دنیا ہمارے لئے ایک گھر کی طرح بنا دی گئی ہے۔ اس لئے وہ نکل گئے۔ اور دنیا میں پھیل گئے۔ اور انہوں نے وہ خدمات سرانجام دیں۔ جن پر آج تک فخر کیا جاتا ہے اب وہی خزانہ جو صحابہؓ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا۔ جماعت احمدیہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے توسط سے پھر بطور ورثہ ملا ہے۔ دنیا کچھ باتیں بنائے کوئی اعتراض کرے۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ

تمام دنیا تمہاری میراث ہے

اور خدا تعالےٰ نے تمہیں دی ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے۔ کہ ان جائز ذرائع سے جو خدا تعالےٰ نے مقرر کئے ہیں۔ اسے حاصل کرو۔ اور اس کے حاصل کرنے کا پہلا قدم یہی ہے۔ کہ

ہمارے نوجوان دنیا میں نکل جائیں

خود کمائیں اور کھائیں اور تبلیغ احمدیت بھی کرتے پھریں۔

پس علاوہ اس تحریک کے کہ مبلغین کے طور پر نوجوان اپنے آپ کو وقف کریں پیشہ وروں کے طور پر بھی ہمارے نوجوانوں کو باہر نکلنا چاہیئے۔ اس میں ہزاروں بہتریاں ہو سکتی ہیں بسا اوقات انسان ایک ملک میں عزت نہیں پاتا۔ مگر دوسرے ملک میں عزت پا جاتا ہے

ہندوستان کے بڑے بڑے نواب

ایران اور افغانستان کے معمولی معمولی آدمی تھے جنہیں اپنے ملکوں میں عزت نہ ملی۔ تو وہ ہندوستان آگئے۔ اور یہاں آکر نواب بن گئے۔ بلکہ اب تک ان کی نسلیں نوابی کر رہی ہیں

وہ جو اپنے آپ کو اب بنی نوع انسان سے کچھ علیحدہ وجود سمجھتے ہیں۔ خانہ بدوشوں کی طرح ایران اور عرب سے ہندوستان آئے۔ یہاں آکر انہیں کوئی موقعہ مل گیا۔ اور وہ بڑے بڑے عہدوں پر پہونچ گئے۔ بنگال کے لوگوں کو انگریز فوج میں داخل نہیں کیا کرتے۔ کیونکہ وہ بزدل سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن ساؤتھ امریکہ میں

ایک بنگالی جرنیل

ہے۔ معلوم نہیں وہ اب زندہ ہے یا نہیں۔ لیکن آج سے دس سال پہلے وہ زندہ تھا۔ پس یہاں تو بنگالی سپاہی کے طور پر بھی نہیں لئے جاتے۔ لیکن جنوبی امریکہ میں پہونچ کر ایک بنگالی جرنیل بن گیا۔ میں اس عام قاعدہ کو تسلیم کرتا ہوں۔ کہ جس شخص کی لیاقت کے ظاہر ہونے کا ایک جگہ موقعہ نہ ملے۔ وہ دوسری جگہ بھی لیاقت ظاہر نہیں کرسکتا۔ لیکن یہ کلی قاعدہ نہیں۔ بعض دفعہ ایک چیز ایک جگہ فٹ نہیں آتی۔ اور ردی سمجھ کر پھینک دی جاتی ہے۔ مگر دوسری جگہ فٹ آجاتی ہے۔ ایک اینٹ ایک جگہ معمار رکھتا ہے۔ تو وہ پوری نہیں اترتی۔ اور معمار اسے اٹھا کر پھینک دیتا ہے۔ لیکن تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک اور جگہ نکل آتی ہے۔ جہاں اس اینٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس کے سوا کوئی اور اینٹ لگ ہی نہیں سکتی۔ تب وہ اس اینٹ کو جسے ردی سمجھ کر پھینک چکا ہوتا ہے۔ پھر اٹھاتا اور اس جگہ لگا دیتا ہے۔ اور اس طرح اس کی عزت قائم ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے متعلق بھی فرمایا ہے۔ کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کر دیا۔ وہی

کونے کا پتھر

بنا۔ تو کئی دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک چیز سامنے آتی ہے۔ اور ہم کہتے ہیں یہ ہمارے قابل نہیں لیکن وہی ظاہری ناقابل سمجھی جانے والی چیز ایک اور جگہ قابل ثابت ہو جاتی۔ اور اس کی ضرورت پڑ جاتی ہے۔ اسی طرح بالکل ممکن ہے ہمارے بعض نوجوان یہاں دس روپیہ بھی نہ کما سکیں۔ مگر باہر ملکوں میں نکل کر کسی حکومت میں وزیر بن جائیں۔ کسی جگہ جرنیل بن جائیں۔ یا کسی طوائف الملوکی کی حالت میں وہ وہاں کے بادشاہ ہی ہو جائیں۔ یہ اچنبھے کی بات نہیں تاریخ میں اس قسم کی ہزارہا مثالیں ملتی ہیں۔ بلکہ تاریخ کا کیا ذکر ہے۔ بڑی چیز ہمارے لئے قرآن ہے۔ اس میں

حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ

دیکھ لو۔ وہی یوسف ؑ جس کے متعلق اس کے بھائی یہ اعتراض کرتے تھے۔ کہ اس میں قابلیت تو کوئی نہیں۔ ہمارا باپ بلاوجہ اس سے محبت کرتا ہے۔ جب مصر میں پہونچے۔ تو ان کی کتنی بڑی عزت ہوگئی۔ حضرت یوسف ؑ کے بھائیوں کے پاس جو کچھ تھا۔ اور جس قدر ان کے پاس دولت تھی۔ اس کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ ایک اونٹ کے بار کی زیادتی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام نے انہیں دے دی تو وہ اسی پر خوشی سے کودنے لگ گئے۔ اور کہنے لگے۔ ہمیں بہت غلہ مل گیا ہے۔

موجودہ حالات کے لحاظ سے

میں سمجھتا ہوں۔ ان کی پندرہ بیس یا تیس روپیہ ماہوار کی آمد تھی۔ اور وہ بیس یا تیس روپیہ ماہوار کی آمد سے حضرت یوسف علیہ السلام کو محروم رکھنا چاہتے تھے۔ لیکن دوسرے ملک میں جاکر حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنی قابلیت کے ایسے جوہر دکھائے کہ سلطنت کے وزیر بن گئے۔ اور لاکھوں نفوس کی پرورش کرنے لگے پس اس قسم کی ہزارہا مثالیں ہیں۔ بلکہ آج بھی ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ لوگ اپنے گھروں سے نکلے۔ اور غیر ممالک میں انہوں نے

خاص عزت اور شہرت

حاصل کرلی۔ یہی مسٹر گاندھی جو ہندوستان کے بہت بڑے لیڈر سمجھے جاتے ہیں۔ انہیں ہندوستان میں عزت حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ ہندوستان میں ناقابل قرار دیئے جانے کی وجہ سے وہ ساؤتھ افریقہ چلے گئے۔ اور وہاں خوب عزت حاصل کی۔ پھر وہاں کی عزت اپنے ساتھ لے کر وہ ہندوستان میں آئے۔ اور انہیں ہندوستان میں بھی عزت مل گئی۔

پس میں نوجوانوں کو اور

نوجوانوں سے میری مراد

عمر والا نوجوان نہیں۔ بلکہ ہر ہمت والا شخص مراد ہے کہتا ہوں۔ کہ باہر نکلیں۔ دراصل انسان ہر عمر میں نوجوان رہ سکتا ہے۔ اور نوجوان رہنا اپنے اختیار کی بات ہوتی ہے۔ کئی لوگ جوانی میں ہی بوڑھے ہو جاتے ہیں۔ وہ کمر پر ہاتھ رکھ کر چلتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہائے جوانی۔ اور کئی ستر اسی سال کی عمر ہونے کے باوجود ہٹے کٹے ہوتے اور اپنے آپ کو جوان محسوس کرتے ہیں۔ پس جوانی عمر کے ساتھ نہیں بلکہ امیدوں حوصلوں اور امنگوں کے ساتھ ہوتی ہے جو شخص جوان رہنا چاہتا ہے۔ اُسے کوئی بوڑھا نہیں کرسکتا۔

بوڑھا انسان اپنی مرضی سے ہوتا ہے

غرض جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ نوجوان باہر نکلیں۔ تو اس سے میری مراد دل کے نوجوان ہیں۔ نہ سالوں کے اور میں ایسے سب احمدیوں سے کہتا ہوں کہ اس تحریک کو نظر انداز نہ کریں۔ خدا تعالے نے جب ساری دنیا ان کے لئے مسجد بنا دی ہے تو اب ان کو اپنی میراث سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

میں سمجھتا ہوں۔ اگر

سو دو سو نوجوان

بھی ہماری جماعت کے غیر ممالک میں نکل جائیں تو تھوڑے ہی دنوں میں وہ معلوم کریں گے۔ اور جماعت کو بھی معلوم ہو جائے گا۔ کہ باہر بہت سی عزتیں موجود ہیں۔ غیر ملک میں جانے پر قدرتی طور پر اس

ملک کے رہنے والوں

کو باہر سے آنے والے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ اور وہ آنے والے کے متعلق سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ نہ معلوم اپنے ملک میں اس کی کتنی بڑی عزت ہے۔ عربوں کو دیکھ لو۔ جب ان میں سے کوئی پنجاب میں آتا ہے۔ تو لوگ اس کی کتنی عزت کرتے ہیں۔ اپنے ملک میں وہ معمولی حیثیت کے ہوتے ہیں۔ اور ہندوستان آتے بھی مانگتے ہوئے ہیں۔ مگر جب ہندوستان پہونچتے ہیں۔ تو ہندوستانی انہیں آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں وہ عرب صاحب تشریف لائے ہیں۔ عرب صاحب یہ فرماتے ہیں۔ عرب صاحب وہ فرماتے ہیں۔ اور اس طرح وہ جاہل عرب جو کچھ کہہ دے ہندوستانی اسے توجہ سے سنتے۔ اور اس کی قدر کرتے ہیں۔ یہی حال ہندوستانیوں کا بھی ہوتا ہے جب وہ کسی باہر کے ملک میں جاتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ بعض علاقوں میں ہندوستانی بدنام ہیں۔ مگر یہ اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ کہ انسان نئی عزت اپنے لئے قائم کرلے۔

یورپ کے مختلف علاقوں میں

معمولی حیثیت کے ہندوستانی گئے۔ اور وہ وہاں ہندوستان کے لیڈر سمجھے جانے لگے۔ یہی حال امریکہ کا ہے۔ معمولی پنڈت وہاں چلا جاتا ہے۔ تو وہ ویدانت کا ماہر اور عالم مشہور ہو جاتا ہے۔ امریکن لوگ اس سے لیکچر دلاتے۔ اس کی خاطر و تواضع کرتے۔ اور اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگ یہ سمجھنے لگتے ہیں۔ کہ یہ اپنے ملک کا بڑا آدمی ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں اس کی کوئی قدر نہیں ہوتی اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ

جدید چیز لوگوں کے لئے لذیذ ہوتی ہے

تم کسی ہندوستانی کے سامنے یہ کہنے لگ جاؤ کہ لاہور ایک مشہور شہر ہے۔ اس میں اتنے کالج اتنے مدرسے اور اتنی درسگاہیں ہیں۔ اس کے تاریخی مقامات فلاں فلاں ہیں اتنے باغ ہیں۔ چار لاکھ کی آبادی ہے۔ تو کوئی اسے دلچسپی سے نہیں سنے گا۔ بلکہ کہیں گے۔ پاگل ہوگیا۔ یہ ہمیں کیا بتا رہا ہے۔ مگر یہی لیکچر اگر تم امریکہ میں دیتے ہو۔ اور ہندوستان کے شہروں کی کیفیت بتاتے ہو۔ تو وہاں

دلچسپ موضوع

بن جائے گا۔ کیونکہ وہ نہیں جانتے۔ کہ لاہور کیسا ہے۔ کلکتہ کیسا ہے۔ بمبئی کیسا ہے۔ پشاور کیسا ہے۔ جس طرح امریکہ والوں کے سامنے اگر تم نیویارک کے حالات بیان کرو۔ تو وہ اسے فضول بات سمجھیں گے۔ اسی طرح ہندوستانیوں کے سامنے ہندوستان کے شہروں کے حالات بیان کرو۔ تو وہ فضول سمجھیں گے۔ لیکن نئی چیز پیش کرو۔ تو ہر کوئی اسے توجہ سے سنے گا۔

جیسے لنڈن والوں کے سامنے اگر لنڈن کے حالات بیان کئے جائیں۔ تو کوئی نہیں سُنیگا۔ لیکن کسی ہندوستانی کے سامنے بیان کئے جائیں۔ تو وُہ بڑی توجہ سے سُنیگا اور دلچسپی لے گا۔ تو جو چیز سامنے ہو۔ اس کی قدر نہیں ہوتی۔ لیکن جو چیز سامنے نہ ہو۔ اور جس کا علم نہ ہو۔ اس کے متعلق حالات سُننا ہر شخص پسند کرتا ہے۔ تم ہندوستانیوں کے سامنے ہندوستان کے حالات بیان کر کے عزت حاصل نہیں کر سکتے۔ لیکن اگر

امریکہ میں ہندوستان کے شہروں اور ہندوستانیوں کی رُسوم پر لیکچر

دو۔ یہ بتاؤ۔ کہ ہندوستان میں شادیاں کس طرح ہوتی ہیں۔ دُولہا کس طرح بنتا ہے۔ سہرا کس طرح باندھا جاتا ہے۔ تو وہاں یہی باتیں لوگ پیسے دے دے کر سنینگے۔ کیونکہ وُہ نہیں جانتے۔ کہ ہندوستان میں شادیاں کس طرح ہوتی ہیں۔ تم کسی ہندوستانی مجلس میں پلاؤ کے پکنے کا طریق بیان کرنے لگو۔ تو لوگ اس بات کو فضول گوئی قرار دینگے۔ لیکن اگر تم امریکہ میں لیکچر دیتے ہو۔ کہ ہندوستان میں ایک کھانا پلاؤ ہوتا ہے۔ اور وُہ اس اس طرح پکایا جاتا ہے اس کا ذائقہ ایسا ایسا ہوتا ہے۔ تو یہی باتیں وُہ تمہیں روپے دے کر تم سے سنیں گے۔ کیونکہ علم نام ہی اس چیز کا ہے۔ جسے لوگ نہ جانتے ہوں۔ وہاں کے لوگ۔ ہندوستانیوں کی رسوم کو نہیں جانتے۔ نہ یہ جانتے ہیں۔ کہ یہ کھانے پینے کیا ہیں۔ اس لئے وُہ ان باتوں کو توجہ سے سنتے۔ بلکہ روپیہ خرچ کر کے سُنتے ہیں۔ اور میں تو سمجھتا ہُوں۔ اگر لوگ صرف ہندوستانیوں کی رسموں۔ شادی بیاہ کے طریقوں اور تمدن و معاشرت کے مروجہ دستور پر نوجوان لیکچر دیتے پھریں۔ تو اس سے وہ کافی روپیہ کما سکتے ہیں۔ کیونکہ غیر ملکوں کے لوگوں کو معلوم نہیں۔ کہ ہندوستانی شادیاں کس طرح کرتے ہیں۔ ان کے کھانے پینے کا کیا طریق ہے۔ مجلسی قوانین ان میں کیا ہیں بے شک کوئی شخص ان تمام باتوں کو سیکھ کر یوروپین ممالک میں چلا جائے۔ وہاں کے لوگوں میں وُہ عالم سمجھا جائے گا۔

یورپ کے علماء کا ایک طبقہ

وُہ ہے۔ جو فوک لور۔ یعنے پُرانے قصوں کے واقف ہیں۔ کسی کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وُہ ہندوستان کے قصّے یاد رکھتا ہے۔ کسی کی نسبت کہا جاتا ہے۔ کہ وُہ ایران کے قصّے یاد رکھتا ہے۔ پس جو چیز لوگ نہیں جانتے اسے علم کہا جاتا ہے۔ اور اس کی قدر کی جاتی ہے۔ پس ہندوستان کے حالات اور اس کے رسم و رواج کی واقفیت بہم پہونچا کر بھی بعض ملکوں میں روزی کمائی جا سکتی ہے۔ اسی طرح ہندوستان میں سے کئی لوگ یوروپین ممالک میں جاتے۔ اور دیسی دواؤں سے بہت بڑا روپیہ کما لیتے ہیں۔ بعض قسم کے امراض دُنیا میں ایسے ہیں۔ کہ دُنیا خیال کرتی ہے۔ کہ ان کا علاج ہندوستان میں بہتر ہوتا ہے۔ پس اگر ان امراض کو معلوم کر کے اس قسم کی دوائیں ساتھ رکھی جائیں۔ تو بہت سے لوگ بیرونی ممالک میں وُہ دوائیں لینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

ہمارے ملک کے راول

باہر جاتے۔ اور ہر جگہ کماتے پھرتے ہیں۔ اور تو اور ہمارے ایک احمدی راول ہیں۔ انہوں نے سُنایا۔ کہ وُہ ایک دفعہ امریکہ گئے۔ وُہ آنکھوں کا اپریشن کرنا جانتے تھے۔ وہاں انہوں نے یہ کام کرنا چاہا۔ تو لوگوں نے بتایا۔ کہ اس جگہ قانوناً آنکھوں کے اپریشن کی آپ کو ممانعت ہے۔ کیونکہ آپ یونیورسٹی کے سند یافتہ نہیں۔ انہوں نے کہا۔ ہم کیا کریں۔ ہم تو یہی ہنر جانتے ہیں۔ آخر ایک دن وُہ بیٹھے ہُوئے حقّہ پی رہے تھے۔ کہ ایک شخص آیا۔ امریکہ میں چونکہ حقہ نہیں ہوتا۔ سگار یا سگرٹ ہوتا ہے۔ اس لئے اُس نے حیران ہو کر پوچھا۔ یہ کیا ہے۔ انہوں نے بتایا۔ حقہ ہے۔ کہنے لگا اس میں سے آواز بھی آتی ہے۔ وُہ کہنے لگے۔ ہاں جب حقہ پیا جاتا ہے۔ تو گڑگڑ کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ وُہ کہنے لگا۔ اچھا مجھے ٹھیکہ دو۔ میں تمہیں سٹیج بنا دیتا ہوں۔ تم وہاں بیٹھ کر حقہ پیا کرو۔ میں ٹکٹ لگا دُونگا۔ لوگ آئیں گے۔ اور تمہیں حقہ پیتے دیکھیں گے یہ مان گئے۔ اُس نے سٹیج بنا کر اُس پر انہیں بٹھا دیا۔ اور انہوں نے حقہ پینا شروع کر دیا۔ لوگ آتے۔ اور انہیں حقہ پیتے دیکھ کر بڑے حیران ہوتے۔ کوئی کہتا۔ کہ یہ گُڑ گُڑ کی آواز کہاں سے آتی ہے۔ کوئی کہتا۔ یہ لمبی لمبی کیا چیز ہے۔ کوئی کچھ کہتا۔ اور کوئی کچھ۔ انہوں نے بتایا۔ اس ذریعہ سے اس نے

سینکڑوں روپے کمائے

اور سینکڑوں ہمیں دیئے۔ حالانکہ حقہ بالکل معمُولی چیز ہے۔ ہندوستان میں اگر کوئی کسی سے کہے۔ کہ میں حقہ پیتا ہُوں۔ تم مجھے پیسے دو تو وُہ پیسے دینے کی بجائے اسے چپیڑ مارے گا اور کہیگا۔ کہ تم مجھ سے تمسخر کرتے ہو۔ مگر انہوں نے بتایا۔ کہ ہم مہینوں وہاں رہے۔ ہمارا کام یہی تھا۔ کہ ہم روزانہ حقہ لے کر سٹیج پر بیٹھ جاتے اور لوگ ٹکٹ لے کر ہمیں حقہ پیتے دیکھتے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جب ہم زبان سے واقف ہُوئے۔ تو معلوم ہُوا۔ کہ بعض لوگ ہمیں جانور خیال کرتے ہے۔ اور سمجھتے ہے۔ کہ ہندوستان کا بندر یا ایسا ہی کوئی جانور عجیب قسم کا سگار استعمال کرتا ہے۔ غرض ہر ملک والوں کے لئے غیر ملک کی چیز اچنبھا ہوتی ہے۔ اور چھوٹی سے چھوٹی چیز سے روپیہ کمایا جا سکتا ہے۔ میرا یہ مطلب نہیں۔ کہ تم بھی غیر ملکوں میں نکل کر اس قسم کا تماشہ کرو۔ بلکہ میرا یہ مطلب ہے۔ کہ غیر ملکوں میں

ادنےٰ سے ادنےٰ چیز بھی اچنبھا

معلوم ہوتی ہے۔ اور اپنی چیز کو اچنبھا بنانا کوئی مشکل نہیں ہوتا۔ صرف لوگوں میں رَو چلانے کی دیر ہوتی ہے۔ آج سے پندرہ بیس سال پہلے ہندوستانی عطر خود ہندوستانیوں نے چھوڑ دیئے تھے۔ اور وجہ یہ بتاتے۔ کہ یہ تیل ہوتا ہے۔ اور کپڑے پر اس کا داغ لگ جاتا ہے لیکن پچھلے سات آٹھ سال سے یورپ میں بھی ہندوستانی عطر بکنے لگ گیا ہے۔ اور وہاں کے لوگ کہتے ہیں۔ ان عطروں میں طاقت ہوتی ہے۔ ہمارے ہندوستانی تو اسے کپڑوں پر لگانے سے دریغ کرتے تھے۔ انہوں نے اب اسی عطر کو جسم پر مل مل کر نہانا شروع کر دیا ہے۔ پس دُنیا کے

اکثر کام ایک رَو کے ماتحت

ہوتے ہیں۔ جب رَو چل جائے۔ تو وُہ طبائع میں تغیر پیدا کر دیتی ہے۔ دیکھ لو ہندوستان میں کپڑے موجُود تھے۔ یہاں کپڑے بننے کے کارخانے بھی تھے۔ مگر جب انگریز آئے۔ تو انہوں نے یہ رَو چلا دی۔ کہ ہندوستان کے کپڑے اچھے نہیں ہوتے۔ نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ ہندوستانیوں نے خود اپنے کپڑے پھینک دیئے۔ اور غیر ملکوں کے کپڑے پہننے شروع کر دیئے۔ گویا ایک مسمریزم کا عمل ہے۔ جو دُنیا میں کیا جاتا ہے۔ کسی کو تم یقین دلا دو۔ کہ فلاں چیز سفید ہے۔ وُہ اسے سفید سمجھنے لگ جائے گا۔ اور کسی کو تم یقین دلا دو۔ کہ فلاں چیز مفید ہے۔ وُہ اسے مفید سمجھنے لگ جائے گا۔ پس

دُنیا کا بیشتر حصہ مسمریزم کے عمل کے ماتحت ہے

ایک کو یقین دلا دو۔ کہ فلاں چیز اچھی ہے وُہ اسے اچھی کہنے لگ جائے گا۔ اور اگر یہ یقین دلا دو۔ کہ یہ خراب ہے تو وُہ اسے خراب سمجھنے لگ جائے گا۔

پس ضرورت ہے۔ کہ لوگوں کے نقطۂ نگاہ کو تبدیل کیا جائے۔ تم یورپ میں کوئی چیز لے جاؤ۔ اسے اگر خوبی سے پیش کرو گے۔ تو لوگ اسی کی قدر کرنے لگ جائیں گے۔ مثلاً فرض کرو

تم یورپ میں پان لے جاؤ

اور کہنا شروع کر دو۔ کہ اس سے معدے کو تقویت حاصل ہوتی۔ اور کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ اور نمونہ کے طور پر کسی عورت۔ یا بوڑھے آدمی کو دے دو۔ تو دوسرے ہی دن وُہ کہنے لگے گا۔ کہ آج کھانا مجھے اچھی طرح ہضم ہُوا۔ ایک پان مجھے اور دے دو۔ تو دُنیا میں لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا کوئی مشکل نہیں ہوتا بشرطیکہ جو چیز پیش کی جائے۔ اس سے لوگوں کو

واقعہ میں فائدہ ہو

لوٹ زیادہ دیر تک نہیں چل سکتی۔ دیر پا وُہی چیز ہوتی ہے۔ جو نفع رساں ہو۔ ہمارے ملک میں کئی مفید چیزیں موجود ہیں۔ مگر مغربی اثر سے متاثر ہو کر خود ہمارے ملک کے لوگوں نے انہیں چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً

ہماری ہندوستانی طب

نہایت اعلےٰ درجہ کی باتیں اپنے اندر رکھتی ہے اور اب تک بعض امراض کا دیسی طب میں ایسا اعلےٰ اور مکمل علاج موجود ہے۔ کہ یورپ والے اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ مگر ایک خیالات کی رَو تھی۔ جو انگریزوں نے چلا دی۔ کہ انگریزی دوائی اچھی ہے۔ اور دیسی بُری۔ نتیجہ یہ ہُوا کہ ہندوستانیوں نے بھی اپنی طب کو چھوڑ دیا۔ اور انگریزی طب کے شیدا ہو گئے۔

حالانکہ کئی امراض ایسے ہیں۔ جن میں انگریزی دوائیاں ناکام رہتی ہیں۔ اور دیسی دوائیں کامیاب ہو جاتی ہیں۔ مثلاً گردوں کی پتھری ہے۔ کئی لوگوں نے مجھے بتایا۔ کہ اس میں ڈاکٹری علاج سے انہیں فائدہ نہ ہُوا۔ اور ڈاکٹر اپریشن کے بغیر اس کا کوئی علاج نہ بتاتے تھے۔ مگر یونانی دواؤں سے بغیر اپریشن کے فائدہ ہو گیا۔ دو سال ہُوئے۔ میری لڑکی امۃ الرشید انتڑیوں کے درد سے بیمار ہوئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا۔ کہ یہ اپنڈے سائٹس ہے۔ اور اس کا اپریشن کے بغیر اور کوئی علاج نہیں۔ لاہور کا جو سب سے بڑا سرجن ہے۔ اس نے کہا۔ کہ تین چار دن تک اپریشن ہو جانا چاہیئے۔ ورنہ لڑکی کی جان کا خطرہ ہے۔ اور میرے کہنے پر انہوں نے نرسوں وغیرہ کا سب انتظام کر لیا۔ لیکن اسی عرصہ میں مجھے خیال آیا۔ کہ کسی ماہر طبیب سے بھی علاج کروا کر دیکھ لیا جائے۔ اور

لاہور کے مشہور طبیب حکیم نیّر واسطی صاحب

کو میں نے بلوایا۔ انہوں نے جو دوا تجویز کی۔ اس کی پہلی خوراک سے ہی درد میں خاصی تخفیف ہو گئی۔ اور دوسرے دن تک درد بہت کم ہو گیا۔ حالانکہ مریضہ دو ہفتہ سے شدید تکلیف میں مبتلا تھی۔ پس بہت سی خوبیاں ہماری طب میں موجود ہیں۔ مگر انگریزوں نے چونکہ خیالات کی یہ رَو چلا دی۔ کہ ہندوستانی کچھ نہیں جانتے۔ اس لئے ہمارے لوگ بھی سمجھنے لگ گئے۔ کہ ہمارے طبیب کچھ نہیں جانتے اس رَو کے مقابلہ میں اگر

ہم بھی ایک رَو چلا دیں

کہ ہم سے بہتر علاج اور کون کر سکتا ہے۔ فلاں مرض میں دیسی طریق علاج کا انگریزی طریق علاج مقابلہ نہیں کر سکتا۔ فلاں مرض میں انگریزی دوائیں ناکام رہتیں۔ اور دیسی دوائیں اثر کر جاتی ہیں۔ تو تھوڑے ہی عرصہ میں لوگ

دیسی دوائیوں کے دلدادہ

ہو جائیں۔ غرض دُنیا میں جہاں حقائق لوگوں کی طبائع پر اثر کیا کرتے ہیں۔ وہاں پروپگنڈا بھی ایک حد تک اثر کیا کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ تو حقائق کو پروپگنڈا کی رَو دبا دیتی ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ جو رَو ایسی چلائی گئی ہے جس نے علم کو جہالت میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کے خلاف ایک رَو چلا کر علم کو پھر علم کی صورت میں دُنیا پر ظاہر کر دیں۔ اس طرح نہ صرف اپنے گزارہ کی صُورت نکل سکتی ہے۔ بلکہ اور

ہزاروں آدمیوں کی بیکاری دُور ہو سکتی ہے،

غرض اللہ تعالےٰ نے ہمت والوں کے لئے دُنیا میں کامیابی کے اتنے راستے کھول رکھے ہیں۔ جن کی کوئی انتہا نہیں۔ مزدوری کے پیشہ سے لے کر بادشاہ بننے تک کے لئے رستے کھُلے ہیں۔ مگر انہی لوگوں کے لئے جو اپنے ملک سے باہر جاتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہت کے لحاظ سے

ہٹلر کو دیکھ لو

وُہ گو لفظاً بادشاہ نہیں کہلاتا۔ لیکن اختیارات کے لحاظ سے کئی بادشاہوں سے زیادہ ہے وُہ جرمن کا نہیں۔ بلکہ آسٹریا کا رہنے والا ہے۔

یونان میں وینزویلا

ایک زمانہ میں سب سے زیادہ طاقت ور رہا ہے۔ مگر وُہ یونان کا نہیں۔ بلکہ ایک جزیرہ کا رہنے والا ہے۔ جو ترکوں کے ماتحت ہُوا کرتا تھا۔

آئرلینڈ کا لیڈر ڈی ولیرا

آئرلینڈ کا نہیں۔ بلکہ امریکہ کا ہے۔ اسی طرح اور بھی کئی مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض بڑے بڑے آدمی جو بعض ملکوں میں ڈکیٹیٹر۔ لیڈر اور بادشاہوں کی طرح سمجھے جاتے ہیں۔ وُہ ان ملکوں کے باشندے نہیں۔ بلکہ باہر سے وہاں آئے۔ لیکن انہوں نے وہاں کے رہنے والوں کی ایسی سچی خیرخواہی کی۔ اور اپنے مفاد کو اُن کے مفاد کے ساتھ ایسا وابستہ کیا۔ کہ اپنے لئے ملک میں ایک خاص مقام حاصل کر لیا۔

انگریزوں کو ہی دیکھ لو

یہ ہندوستان میں کس طرح آئے۔ اور یہاں کے حکمران بن گئے ؎

پس علاوہ تبلیغی طور پر باہر جانے کے ہمارے نوجوان۔ جنہیں خدا تعالےٰ سمجھ دے اور جنہیں یہاں عزتیں نہیں ملتیں۔ ہندوستان کو چھوڑ کر غیر ممالک میں چلے جائیں۔ اگر ان کے پاس روپیہ نہیں۔ تو اس ارادہ کے پیدا ہونے کے بعد انہیں

روپیہ کی ضرورت

بھی محسوس نہیں ہو گی ؎

رنگون سے ابھی ہماری جماعت کے دو دوستوں کا مجھے خط ملا ہے۔ اُن میں سے ایک جالندھر کا رہنے والا ہے۔ اور ایک اسی جگہ کے قریب کسی اور مقام کا۔ وہ لکھتے ہیں۔ کہ ہم آپ کی اسی تحریک کے ماتحت گھر سے پیدل چل پڑے۔ اور اب

پیدل چلتے ہُوئے رنگون پہنچ گئے ہیں

اور آگے کی طرف جا رہے ہیں۔ کجا جالندھر کجا رنگون۔ پندرہ سو میل کا سفر ہے لیکن انہوں نے ہمت کی۔ اور پہنچ گئے۔ رستہ میں بیمار بھی ہُوئے۔ لیکن دو ماہ بیمار رہنے کے بعد پھر چل پڑے۔ اب وُہ سٹریٹ سیٹلمنٹس کے علاقہ کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تو ہمت کر کے کام کرنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے کام کے راستے پیدا کئے ہُوئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہمارے نوجوان ہمت کر کے باہر نکل جائیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جنہیں یہاں کام کا موقعہ ملا ہُوا ہے۔ وُہ بھی باہر چلے جائیں۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ

جن لوگوں کو یہاں کام نہیں ملتا۔

وُہ باہر جائیں۔ اور جنہیں یہاں کام ملا ہُوا ہے۔ وُہ یہاں کام کریں۔ اور میں نے جیسا کہ بتایا ہے۔ اس کے لئے روپوں کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمت کریں۔ تو وُہ پیدل بھی جا سکتے ہیں ؎

(۲)

دوسری تحریک جسے آج میں پھر دوہرانا چاہتا ہُوں۔ یہ ہے۔ کہ جب کام بڑھتے ہیں۔ تو اس وقت کام کرنے والوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ اور اگر کام کرنے والے نہ ملیں۔ تو کئی ضروری کام رہ جایا کرتے ہیں۔ ہمیں بھی

سلسلہ کی بڑھتی ہُوئی ضروریات

کے پیش نظر اس وقت ایسے لوگوں کی ضرورت ہے جو ہمت۔ طاقت اور صحت رکھتے ہوں۔ مثلاً بیکاروں کو کام پر لگانے کی تحریک جو میں نے کی ہے۔ اس میں کئی ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جو ان کاموں کی نگرانی کر سکیں

آخر یہ کام یونہی نہیں ہو جائیں گے۔ بلکہ ان کے لئے نگرانوں کی ضرورت ہوگی۔ اور ہمارے پاس پہلے ہی کام کرنے والے آدمی کم ہیں۔ پھر ان کاموں کی نگرانی کے لئے کہاں سے آدمی میسر آئیں گے۔ اس غرض کے لئے میں نے تحریک کی تھی۔ کہ

ہماری جماعت میں جو لوگ پنشنر ہیں

وہ خدمات سلسلہ کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ ساری عمر انہوں نے دنیا کے کاموں میں گزار دی۔ اب کیوں وہ اس کام کو اختیار نہیں کرتے۔ جس کے کرنے سے انہیں اللہ تعالےٰ کی رضا حاصل ہوسکتی ہے۔ بے شک یہ کام تجارتی ہوگا۔ مگر سوال یہ ہے کہ یہ تجارت کس لئے ہوگی۔ جب یہ تجارت غرباء و مساکین اور یتامیٰ و بیوگان کے فائدہ کے لئے ہوگی۔ تو یقیناً اس تجارت میں حصہ لینا بھی ویسی ہی عبادت ہے۔ جیسے نماز عبادت ہے جیسے روزہ عبادت ہے جیسے زکوٰۃ عبادت ہے۔ جیسے حج عبادت ہے۔ آخر صدقہ و خیرات نماز کی طرح عبادت میں داخل ہے یا نہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ یہ کام عبادت نہ ہو۔ جو صرف

غرباء کے فائدہ کے لئے

کیا جائے گا۔ اگر ایک غریب کو صدقہ دینا نیکی ہے۔ تو غریبوں کو پیشے سکھانا۔ بیواؤں اور یتیموں کے لئے کام مہیا کرنا اور ان کی زندگی کو سنوارنا کیوں نیکی نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی بہت سے کام ہیں جو تحریک جدید کے ماتحت نکلیں گے۔ پس ان کاموں کے لئے ہمیں ایسے لوگوں کی ضرورت ہے۔ جنہیں کچھ تجربہ بھی ہو صحت بھی اچھی ہو۔ اور جن میں ابھی طاقت ہو۔ ایسے بوڑھے نہیں چاہئیں۔ جو کام سے رہ چکے ہوں۔ بلکہ وہ زیادہ عمر والے جو ابھی جواں ہمت ہوں۔ چلنے پھرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔ اور دس بارہ گھنٹے متواتر اگر انہیں کام کرنا پڑے۔ تو کر سکتے ہوں۔ ایسے لوگوں کی ہمیں ضرورت ہے۔ پنشن لینے کے بعد ہر شخص ناکارہ نہیں ہو جاتا۔ بلکہ

دنیا کا تجربہ

یہ ہے۔ کہ پنشن لینے کے بعد جو شخص کام نہیں کرتا وہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ ہمارے نانا جان میر ناصر نواب صاحب نے پنشن لینے کے بعد سلسلہ کا کام کرنا شروع کیا۔ وہ قریباً ۷۷ سال کی عمر میں فوت ہوئے ہیں۔ مگر سوائے آخری دو سالوں کے ان کی طاقتیں اتنی اعلےٰ تھیں کہ کام کرتے وقت نوجوان ان سے پیچھے رہ جایا کرتے۔ میں نے ہمیشہ ان کے مونہہ سے سنا۔ جب کسی نے کہا کہ آپ اب کیوں کام کرتے ہیں۔ تو وہ کہتے۔ میں نے دیکھا ہے۔

جو لوگ پنشن لینے کے بعد کام نہیں کرتے وہ جلدی مر جاتے ہیں

اور واقعہ میں کثرت سے ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ ادھر لوگوں نے پنشن لی۔ اور ادھر فوت ہوگئے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ انہیں کام کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ مگر جب گھر میں آکر بالکل فارغ بیٹھ رہتے ہیں۔ تو آہستہ آہستہ طبیعت پر یہ خیال غالب آجاتا ہے۔ کہ ہم بڈھے ہوگئے۔ اور اس طرح ناکارہ رہ کر بیمار ہو جاتے اور مر جاتے ہیں۔ اگر وہ کام کرتے رہتے۔ تو

بڈھے ہونے کا سوال

ہی ان کے دل میں پیدا نہ ہوتا۔ پس نکمے بیٹھے رہنے سے عمریں کم ہو جاتی ہیں۔ پھر ان کے وجود سے کسی کو فائدہ نہیں پہونچتا۔ گویا وہ زندگی نہ اپنے لئے مفید ہوتی ہے۔ نہ دوسروں کے لئے۔

پس میں نے تحریک کی تھی۔ کہ دنیا کا کام اور

حکومت کا کام

کرنے کے بعد جو لوگ فارغ ہو جاتے ہیں۔ انہیں کم از کم پنشن کے بعد کا وقت تو خدا تعالےٰ کے لئے وقف کرنا چاہیئے۔ تا مرنے کے بعد وہ خدا تعالےٰ سے کہہ سکیں۔ کہ اے خدا ہمیں اپنی زندگی میں جو وقت فرصت کا ملا۔ اُسے ہم نے تیرے دین کے لئے وقف کر دیا تھا۔

اس وقت بھی مرکز میں

بعض ہمت رکھنے والے پنشنر

اسی تحریک کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ مثلاً خان صاحب فرزند علی صاحب۔ بابو سراج الدین صاحب۔ خانصاحب برکت علی صاحب۔ مرزا عبدالغنی صاحب۔ ملک مولا بخش صاحب "خان بہادر" غلام محمد صاحب اور بعض اور بھی ہوں گے۔ جن کے نام مجھے اس وقت یاد نہیں۔ وہ روٹی سرکار سے کھاتے ہیں۔ اور کام خدا تعالےٰ کا کرتے ہیں۔ لیکن میں یہ کس طرح تسلیم کرلوں کہ ہماری جو لاکھوں کی جماعت ہے۔ اس میں یہ پانچ سات ہی پنشنر ہیں۔ اور کوئی نہیں میں سمجھتا ہوں اس سے کہیں زیادہ تعداد میں پنشنر ہماری جماعت میں ہیں۔ وہ ذرا ہمت سے کام لیں۔ اور ارادہ پیدا کریں۔ تو

کافی تعداد میں

کام کرنے والے ہمیں مل سکتے ہیں۔

پس آج میں پھر اُن دوستوں کو جو پنشنر ہیں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ سلسلہ کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا ان کی زندگی کے آخری ایام اللہ تعالےٰ کی رضا اور بنی نوع انسان کی بہتری کے کاموں میں صرف ہوں۔ اس سے زیادہ کسی

انسان کی خوش قسمتی

اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ بغیر قربانی کے اُسے ثواب ملتا جائے۔ پنشنر کو کھانے پینے اور پہننے کے لئے روپیہ کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے گذشتہ زندگی کے کام کے بدلہ میں اُسے روپیہ مل رہا ہوتا ہے۔ خواہ ماہوار پنشن کی صورت میں یا پراویڈنٹ فنڈ کی صورت میں۔ اب بقیہ زندگی میں وہ دین کی خدمت کرکے مفت میں ثواب حاصل کر سکتا۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کا وارث ہوسکتا ہے۔ پھر میں نہیں سمجھتا وہ کیوں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ اور اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے کیوں پیش نہیں کرتے

یہ مت خیال کرو کہ اتنے کام کس طرح نکل سکتے ہیں

ہزاروں کام

ایسے ہیں۔ جو ہم نے کرنے ہیں۔ ہزاروں قسم کی اصلاحات ہیں جو ہم نے رائج کرنی ہیں۔ پھر غریبوں یتیموں اور بیواؤں کی ترقی کے لئے بیسیوں پیشے ہیں۔ جو ہم نے سکھانے ہیں۔ اسی طرح علمی ترقیات کے لئے بیسیوں تحریکات جاری کی جا سکتی ہیں اور جاری کرنی پڑیں گی۔ پھر اقتصادی ترقی کے لئے بیسیوں کام ہیں جو ہم نے کرنے ہیں۔ اور درحقیقت یہ دنیا مقابلہ کی دنیا ہے۔ اس میں جس شخص نے مقابلہ کو ایک منٹ کے لئے بھی بھلایا وہ گیا۔ قرآن کریم نے فاستبقوا الخیرات کہہ کر اور ایک جگہ والسابقات سبقاً فرما کر اسی امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں مقابلہ ہو رہا ہے۔ تمہارا فرض ہے۔ کہ اس سابقت میں سب سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔

پس اس مقابلہ کی دنیا میں ایک منٹ کے لئے بھی اگر کوئی مقابلہ کو بھول جاتا ہے۔ تو وہ اپنے ہاتھوں اپنی ترقی کے راستہ کو روکتا۔ اور تنزل کے گڑھے میں گر جاتا ہے۔ تم سمجھ لو۔ کہ

دنیا کیا ہے ایک پاگل خانہ ہے

جس میں ہر شخص شور و غوغا کر رہا ہے۔ اگر اس میں تمہاری آواز بلند نہیں۔ تو وہ دوسری آوازوں کے مقابلہ میں دب جائے گی۔ اور اگر تم اپنی آواز بلند کرلو۔ تو دوسروں کی آوازیں دب جائیں گی پس جس قسم کی دنیا خدا تعالےٰ نے بنائی ہے۔ اس کے مطابق تمہیں رہنا چاہیئے۔ اور اگر تم نہیں رہتے۔ تو دنیا میں ترقی کا کوئی کام نہیں کر سکتے ہاں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے قوانین کے مطابق کام کیا جائے۔ لوٹ مار دغا اور فریب انسان کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور ایسے شخص کے کام سے برکت اڑ جاتی ہے

پس تم

لوگوں کا مقابلہ کرو

مگر اس لئے نہیں کہ انہیں لوٹو۔ بلکہ اس لئے کہ انہیں فائدہ پہونچاؤ۔ بہرحال

مقابلہ کی روح ضروری ہے

اور ہمارے کام کی وسعت کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے۔ کہ جو لوگ پنشنر ہیں وہ یہاں آئیں اور سلسلہ کے کاموں میں انتہائی سرگرمی کے ساتھ حصہ لے کر مختلف شعبوں میں جماعت کو ماہر بنانے کی کوشش کریں۔

(۳)

ایک تحریک میں نے یہ کی تھی۔ کہ

دوست قادیان میں مکانات بنائیں

میں آج اس تحریک کی طرف بھی دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں مکانات خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت بنوا رہی ہے اور پہلے سے زیادہ تعداد میں بنوا رہی ہے۔ لیکن ابھی اس کی طرف اور زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر مکان جو قادیان میں بنتا ہے وہ احمدیت کو زیادہ مضبوط کر دیتا ہے تم قادیان میں مکان بنا کر صرف اپنی جائداد نہیں بناتے بلکہ اس کے ساتھ ہی خدا تعالےٰ کی جائداد بھی بڑھاتے ہو۔ ہر اینٹ جو تمہارے مکان میں لگائی جاتی ہے وہ صرف تمہارے مکان کو مضبوط نہیں کرتی بلکہ سلسلہ اور اسلام کو بھی مضبوط کرتی ہے۔ پھر جس قدر قادیان میں عمارتیں بنیں گی اسی قدر دوسری آبادی بھی ترقی کرے گی جب قادیان میں کھانے والے بڑھیں گے تو ایسی دوکانیں بھی بڑھیں گی۔ جو ان کے لئے آٹا وغیرہ مہیا کریں۔ ایسی دوکانوں کا راستہ بھی کھلیگا۔ جو کپڑے مہیا کریں۔ ایسے آدمیوں کے لئے بھی گنجائش نکلے گی جو گھروں کی صفائی کریں۔ پس ہر مکان جو بنایا جاتا ہے۔ وہ اور مکانوں کے لئے بھی راستہ کھولتا ہے۔ اور پھر سب مکان مل کر

احمدیت کی مضبوطی کا موجب

بنتے ہیں پس جو دوست ابھی تک یہاں مکان نہیں بنوا سکے انہیں چاہیئے کہ وہ مکان بنوائیں اور جو قادیان میں رہنے والے ہیں۔ انہیں بھی چاہیئے۔ کہ مکانات بنائیں۔

قادیان میں مکانات بنانا دنیا نہیں بلکہ دین ہے

چنانچہ دیکھ لو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بکثرت یہ الہام ہوا کہ وسع مکانک وسع مکانک وسع مکانک۔ یعنی اپنے مکانوں کو بڑھاؤ۔ اور انہیں ترقی دو یہ الہام صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے ہی نہیں تھا۔ بلکہ اس الہام میں جماعت بھی مخاطب تھی اور اسے بتایا گیا تھا کہ یاد رکھو کہ اگر تم دشمنوں کے حملوں اور ان کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں سے محفوظ رہنا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اور وہ یہ کہ مرکز سلسلہ میں مکانات بنواتے چلے جاؤ۔ یہ وسع مکانک کا متواتر الہام درحقیقت آئندہ زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی تھی۔ اور اس میں بتایا گیا تھا کہ جب کبھی احمدیوں کو مشکل پیش آئے گی۔ اور وہ خدا تعالیٰ کے حضور انتہائی عجز کے ساتھ جھکیں گے کہ الٰہی ہم کیا کریں۔ تو ہماری طرف سے انہیں یہ کہا جائیگا۔ کہ وسع مکانک اپنے مکانات کو اور زیادہ وسیع کر دو۔ اور اور زیادہ مرکز کو مضبوط کرو۔ اس پیشگوئی کو پورا کرنا اب آپ لوگوں کا کام ہے اور گو بیسیوں نے اس کو پورا کیا۔ مگر بیسیوں ایسے بھی ہیں جنہوں نے ابھی تک اس طرف توجہ نہیں کی۔ میں پھر انہیں توجہ دلاتا ہوں۔ اور بتاتا ہوں کہ ان کے رب نے ان کی

مصیبتوں کا علاج

یہ بتایا ہے۔ کہ وسع مکانک۔ اپنے مکانوں کو وسیع کرو۔ اور اس طرح مرکز سلسلہ کو مضبوط کر کے دشمن کو اس پر حملہ کرنے کی طرف سے بالکل ناامید کر دو۔ پھر اسی الہام میں وسع مکانک کہہ کر اس امر کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ جب مشکلات آئیں تو اس وقت زمین پر پھیل جانا اور اپنی تعداد کو بڑھانے کی کوشش کرنا۔ پس اللہ تعالےٰ نے تمہاری ترقی کا ذریعہ ایک طرف تو تمہیں یہ بتایا ہے کہ اپنے مرکز کو مضبوط کرو اور دوسری طرف یہ بتایا ہے۔ کہ تم چین اور جاپان اور امریکہ اور افریقہ اور سٹریٹ سیٹلمنٹس اور دوسرے ممالک میں چلے جاؤ۔ اور دنیا میں پھیلتے چلے جاؤ یہاں تک کہ کوئی قوم تمہارا مقابلہ نہ کر سکے۔ یاد رکھو

بہترین جرنیل

دنیا میں وہی سمجھا جاتا ہے جو اپنی فوج کو عقل کے ساتھ پھیلا سکے۔ میرے مخاطب اس وقت وہ ہیں جو فوجی ہنر کو نہیں جانتے اور انہیں خطاب کرنے والا وہ شخص ہے۔ جس نے کبھی اپنے ہاتھ سے تلوار نہیں چلائی مگر اللہ تعالےٰ نے اسے علم دیا اور ہر قسم کا علم دیا ہے۔ میں نے کبھی فوجی علم پر کوئی کتاب نہیں پڑھی۔ میں نے کبھی فوجی پریڈ نہیں دیکھی۔ میں نے کبھی فوجی جنگ نہیں دیکھا۔ مگر میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے اگر چاہوں تو فوجی نظام پر ایک کتاب لکھ سکتا ہوں۔ اور میں الٰہی علم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ بہترین جرنیل وہی ہے جو فوج کو عقل کے ساتھ پھیلا سکتا ہے۔ یعنی بغیر اس کے کہ دشمن کو اپنے کسی کمزور مقام پر حملہ کرنے کا موقع دے۔ وہ اپنی فوج کو پھیلاتا چلا جائے۔ کیونکہ اس طرح دشمن ہمیشہ اس کے نرغہ میں گھر جانے کے خطرہ میں رہتا ہے۔ پس اس کی دانائی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے کمزور مقاموں کا دشمن کو پتہ نہ لگنے دے۔ تا دشمن اس پر حملہ نہ کر دے۔ لیکن اپنے لشکر کو پھیلاتا چلا جائے تا دشمن اس کے نرغہ میں گھر جائے۔ یہ وہی وسع مکانک والی پالیسی ہے جس کا خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں ذکر فرمایا۔ اور ہمیں بتایا۔ کہ جب دشمن تم پر حملہ کرے تو وسع مکانک کے حکم پر عمل کرنا۔ یعنی اور پھیل جانا۔ پھر حملہ کرے تو اور زیادہ پھیل جانا۔ پھر حملہ کرے تو اور بھی زیادہ پھیل جانا۔ پس اس الہام میں اللہ تعالےٰ نے ہمیں جہاں قادیان میں بڑھنے کا حکم دیا۔ وہاں

ساری زمین پر پھیل جانے کا بھی حکم

دیا ہے۔ قرآن کریم میں بھی یہ علم موجود ہے اور دراصل قرآن ہی تمام علوم کا اصل منبع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات تو اس کی تشریح ہیں۔ مگر قرآن مجید سے یہ معارف وہی نکال سکتا ہے۔ جو اپنے دل کی آنکھیں کھول کر اسے پڑھے۔ پس یہ دو چیزیں ہیں جن پر جماعت اگر عمل کرے تو وہ

دشمن کے حملہ سے بالکل محفوظ

ہو جائے۔ یعنی قادیان میں مکانات بناتے جاؤ اور دنیا میں پھیلتے جاؤ یہاں تک کہ ساری دنیا پر تمہارا قبضہ ہو جائے۔ جو جماعتیں ایک جگہ رہتی ہیں وہ ہمیشہ کچلی جاتی ہیں اگر ہماری جماعت پنجاب میں محدود ہوتی تو سوچو پچھلا زمانہ کتنا خطرناک آیا تھا۔ اور کیا اگر ہماری جماعت صرف پنجاب میں محدود ہوتی تو وہ کچلی نہ جاتی۔

اب بھی خطرہ کچھ کم نہیں ہوا۔

صرف اس نے اپنی شکل بدل لی ہے۔ ورنہ خطرہ پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ میں اس کی تفصیلات میں نہیں پڑھ سکتا۔ مگر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ خطرہ پہلے سے زیادہ ہو گیا ہے حکومت کی طرف سے بھی اور احرار کی طرف سے بھی۔ جب انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ قوم بیوقوف نہیں۔ کہ یوں ہی آسانی سے اسے پکڑا جا سکے۔ تو ان کے حملہ نے اب عقلمندانہ شکل اختیار کر لی ہے

بے شک

جماعت کے خلاف بدظنی

ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر وہ افسر جو اس دھوکا میں ہیں۔ کہ ہماری جماعت

حکومت کے خلاف بغاوت کی تعلیم

دینے لگ گئی ہے۔ جب ان کی آنکھیں کھلیں گی۔ اس وقت اور موجودہ وقت میں جو فاصلہ ہے۔ وہ کس طرح طے ہوسکتا تھا۔ اور حکومت کے وہ افسر جن کے دلوں میں ہماری مخالفت ہے۔ ان کے ظلم سے بچنے کا ہمارے پاس کونسا ذریعہ تھا۔ وہ ذریعہ یہی تھا۔ کہ ہماری جماعت پھیلی ہوئی تھی۔ اگر پنجاب کے افسر ہمارے متعلق یہ کہتے کہ یہ جماعت باغی ہے۔ تو یو۔پی۔ بمبئی۔ بہار۔ بنگال اور دوسرے صوبوں کے افسر کہتے۔ کہ یہ بالکل جھوٹ ہے احمدی جماعت تو حکومت کی وفادار ہے۔ چنانچہ ہمارے ماتحت جو احمدی رہتے ہیں۔ انہوں نے کبھی کوئی باغیانہ حرکت نہیں کی۔ بلکہ بغاوت سے لوگوں کو روکنا ان کا طریق ہے۔ اور اگر پنجاب میں احرار ہمارے متعلق کہتے کہ یہ اسلام کے دشمن ہیں۔ اور ان سے زیادہ بُرا اور کوئی نہیں۔ تو دوسرے صوبوں میں جو لوگ بستے وہ کہتے۔ احرار جھوٹ کہتے ہیں۔ احمدیوں سے زیادہ شریف اور نیک تو ہم نے کوئی دیکھا ہی نہیں۔ اگر یہ پھیلاؤ ہماری جماعت کو حاصل نہ ہوتا۔ تو ہماری بدنامی میں کونسی کسر باقی تھی۔

احرار اور پنجاب گورنمنٹ

کے بعض افسروں نے ہمیں بدنام کرنیکی پوری کوشش کی مگر چونکہ ہماری جماعت کو پھیلاؤ حاصل تھا۔ اور لوگ ہمارے حالات کو جانتے تھے۔ اس لئے انکی باتوں نے کوئی اثر نہ کیا۔ بلکہ ایک اعلیٰ انگریز افسر سے ہمارے ایک دوست ملے تو وہ کہنے لگے۔ میں حیران ہوں۔ پنجاب کے افسروں کو کیا ہوگیا ہے۔ کہ وہ آپ کی جماعت کے خلاف رپورٹیں کرنے لگ گئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ آپ وہی کچھ کرتے ہیں۔ جس کے کرنیکا آپ کو مرکز سے حکم ملتا ہے۔ اور آپ لوگ تو حکومت کے بڑے خیرخواہ ہیں پھر میں نہیں سمجھ سکتا

پنجاب کے بعض افسروں کو کیا ہوگیا

کہ وہ آپ کے خلاف ہیں۔ اسی طرح اور بیسیوں افسر ہیں جنہوں نے حکومت پنجاب کے بعض افسروں کے رویہ پر اظہار تعجب کیا۔ پھر چونکہ ہماری جماعت انگلستان میں بھی موجود ہے۔ اسلئے جب پنجاب کی خبریں انگلستان جاتی ہیں۔ اور وہ ہمارے آدمیوں کو دیکھتے ہیں۔ تو وہاں کے افسر حیران ہوتے ہیں۔ کہ یہ تو ہمارے دوست ہیں۔ ہم سے ملنے جلنے والے ہیں۔ ہم جانتے ہیں۔ کہ یہ گورنمنٹ کے بدخواہ نہیں۔ بلکہ وفادار ہیں۔ پھر پنجاب کے بعض افسروں کو کیا ہوگیا۔ کہ وہ

ایک پرامن اور اطاعت شعار جماعت کے خلاف

رپورٹیں کرنے لگ گئے ہیں۔ چنانچہ کئی ریٹائرڈ گورنر ہیں جنہوں نے اس قسم کے خیالات کا اظہار کیا۔ اور بعض نے تو اس موضوع پر ہمیں تحریریں دی ہیں۔ جو ہمارے پاس موجود ہیں۔ ان تحریروں میں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ ہم جانتے ہیں یہ جماعت وفادار ہے۔ باقی رہی شورشیں سو وہ ہماری موجودگی میں بھی اس جماعت کے خلاف ہوا کرتی تھیں۔ مگر ہم تجربہ سے کہہ سکتے ہیں۔ کہ صرف دشمن اس جماعت کو بدنام کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ پس یہ وسع مکانک والے الہام پر عمل کرنیکا نتیجہ تھا۔ کہ ہماری جماعت ان حملوں سے محفوظ رہی۔ ورنہ اگر انگلستان میں ہمارا مشن نہ ہوتا۔ اگر سندھ۔ بمبئی۔ یو۔پی۔ بنگال اور بہار وغیرہ میں ہماری جماعتیں نہ ہوتیں۔ تو حکومت پنجاب کے چند نمائندوں کی رائے ہمارے حق میں قبول کی جاتی۔ اور ہمیں بہت بڑا نقصان پہونچتا۔ اسی طرح پنجاب میں تو احرار ہمیں بدنام کرتے ہیں۔ لیکن اور مختلف صوبے جہاں احرار کا زور نہیں۔ وہاں کے لوگ جب ان باتوں کو سنتے ہیں۔ تو حیران ہو کر کہتے ہیں کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا۔ پس توسیع مکانات سے جماعت محفوظ ہو جاتی۔ اور ہر قسم کے حملے سے بچ جاتی ہے خواہ وہ دینی ہو یا دنیوی۔ پھر

روحانی لحاظ سے بھی جماعت کی توسیع

ضروری ہوتی ہے۔ کیونکہ رُوحانیت کی بھی ایک رَو ہوتی ہے۔ جو بعض ملکوں میں دب جاتی ہے۔ اور بعض میں زور سے چل پڑتی ہے۔ پس اگر مختلف ممالک میں جماعتیں نہ ہوں۔ تو اس رُوحانی رَو کے مٹ جانے کا ہر وقت خطرہ رہتا ہے۔ مثال کے طور پر دیکھ لو ایک ملک میں غلہ زیادہ ہوتا ہے۔ مگر دوسرے ملک میں انہی دنوں قحط پڑا ہوتا ہے۔ ایک میں ایک سال کپاس زیادہ ہوتی ہے۔ تو دوسرے میں ماری جاتی ہے ایک میں ایک سال گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اور دوسرے ملک میں نہیں ہوتا۔ یہی حال روحانی حالتوں کا بھی ہوتا ہے۔ ایک وقت ایک ملک میں مخالفت زوروں پر ہوتی ہے۔ مگر دوسرے ملک میں مخالفت نہیں ہوتی۔ پس جہاں مخالفت ہوتی ہے۔ وہاں

سلسلہ کی ترقی

رک جاتی اور جہاں نہیں ہوتی۔ وہاں ہوتی رہتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ کسی ملک میں بھی جماعت کی مخالفت ہو رہی ہو۔ اُسے مٹنے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ باقی ممالک میں ترقی کر رہی ہوتی ہے پس روحانی جماعتوں کو ہمیشہ مختلف ملکوں میں اپنی تبلیغ کو پھیلا دینا چاہیئے۔ تا اگر ایک جگہ مخالفت ہو۔ تو دوسری جگہ اس کمی کو پُورا کیا جا رہا ہو۔ جس طرح وہ آدمی زیادہ فائدہ میں رہتا ہے۔ جس کے کئی ملکوں میں کھیت ہوں۔ تا اگر ایک ملک میں ایک کھیت کو نقصان پہونچے۔ تو دوسرے ملکوں کے کھیت اس کی تلافی کر دیں۔ اور اس کے ضرر کو مٹا دیں۔ اسی طرح وہی دینی جماعتیں فائدہ میں رہتی ہیں۔ جو مختلف ممالک اور مختلف جگہوں میں پھیلی ہوئی ہوں۔ کیونکہ انہیں کبھی کچلا نہیں جا سکتا۔ پس اگر ہماری جماعت کے لوگ ساری دُنیا میں پھیل جائیں گے۔ تو وہ خود بھی ترقیات حاصل کرینگے۔ اور ان کی ترقیات سلسلہ پر بھی اثر انداز ہونگی۔ اور جس جماعت کی آواز ساری دُنیا سے اُٹھ سکتی ہو۔ اس کی آواز سے لوگ ڈرا کرتے ہیں۔ اور جس جماعت کے ہمدرد ساری دُنیا میں موجود ہوں۔ اس پر حملہ کرنے کی جرأت آسانی سے نہیں کی جا سکتی۔ پس مت سمجھو۔ کہ موجودہ خاموشی کے یہ معنے ہیں۔ کہ تمہارے لئے فضا صاف ہوگئی یہ خاموشی نہیں۔ بلکہ آثار ایسے ہیں۔ کہ

پھر کئی شورشیں پیدا ہونیوالی ہیں

اس لئے موجودہ خاموشی کے یہ معنے ہرگز مت سمجھو۔ کہ تمہارا کام ختم ہوگیا۔ یہ فتنہ تو تمہیں بیدار کرنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا۔ اور اگر تم اب پھر سو گئے تو یاد رکھو۔ اگلی سزا پہلے سے بہت زیادہ سخت ہوگی۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے۔ کہ وہ تمہیں دنیا میں پھیلائے۔ اگر تم دنیا میں نہ پھیلے۔ اور سو گئے۔ تو وہ تمہیں گھسیٹ کر لیجائیگا۔ اور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہوگا۔ پس

پھیل جاؤ دُنیا میں

پھیل جاؤ مشرق میں پھیل جاؤ مغرب میں پھیل جاؤ شمال میں پھیل جاؤ جنوب میں پھیل جاؤ یورپ میں پھیل جاؤ امریکہ میں پھیل جاؤ افریقہ میں پھیل جاؤ جزائر میں۔ پھیل جاؤ چین میں پھیل جاؤ جاپان میں۔ اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں۔ یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی گوشہ دُنیا کا کوئی ملک اور دُنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو۔ جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ۔ جیسے صحابہؓ پھیلے۔ پھیل جاؤ جیسے قرونِ اولیٰ کے مسلمان پھیلے جیسے انہوں نے دُنیا کے جغرافیے بنائے۔ اسی طرح اب دُنیا کے نئے جغرافیے تمہارے ذریعہ سے بننے چاہئیں۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ

سلسلہ کی عزت قائم کرو

جہاں پھرو۔ اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔ اسی طرح مختلف پیشے ہیں۔ جو اور ملکوں میں سیکھے جا سکتے ہیں۔ انہیں سیکھو۔ اور اپنے ملک کو ترقی دو۔ انگریز ہندوستان آئے۔ تو انہوں نے کپڑا بننا یہاں سے سیکھا۔ مگر لنکا شائر کا سارے ہندوستان کو محتاج کر دیا۔ احمد آباد۔ ڈھاکہ اور سندھ کی تجارت کو انہوں نے توڑ دیا۔ اور اپنے ملک کی تجارت کو ترقی دے دی۔ اسی طرح اور کئی فن انہوں نے یہاں سے سیکھے۔ اور اپنے ملک کو ترقی دی۔ اگر ہمارے آدمی بھی دُنیا میں پھیل جائیں۔ تو وہ مختلف ملکوں سے مختلف پیشے۔ ہنر اور دستکاریاں سیکھکر اپنے ملک کو بہت زیادہ فائدہ پہونچا سکتے ہیں پھر مومن کو خدا تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ذہن دیا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے کام لیکر وہ دوسروں سے زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔ پس یہ

دو باتیں

کہ قادیان میں مکان بنانا اور دُنیا میں پھیلنا نہایت اہم ہیں۔ انہیں نظر انداز مت کرو۔ اور میں سمجھتا ہوں یہ ہمارے مبلغوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جہاں جائیں نوجوانوں میں یہ رُوح پیدا کریں۔ کہ وہ باہر نکلیں گھروں میں بیٹھکر مکھیاں مارنے سے کیا فائدہ ہے۔ کیوں باہر نکل کر ایسے کام نہیں کرتے۔ جن سے سلسلہ کو وسعت حاصل ہو۔ اس کی عظمت میں ترقی ہو

اور پھر ان کے کام ہندوستان کے لئے ترقی کا بھی موجب ہوں۔ چین سے اس وقت

چینی کا سامان

آتا ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ ہم اسے ہندوستان میں تیار نہ کریں۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے۔ کہ بعض نوجوان چین میں جائیں۔ اور چینی کا کام سیکھکر یہاں آئیں۔ اور ملک کو ترقی دیں۔ پھر کہیں مزدور بن کر کہیں کلرک بنکر اور کہیں دیگر ذرائع سے ان فنون کو حاصل کریں اور دُنیا میں نام پیدا کریں۔ جاپانیوں نے اپنے ملک کی خاطر یہی کیا تھا۔ ایک دفعہ امریکہ کے لوگوں نے انہیں دھمکی دی۔ اور جاپان پر گولہ باری کی۔ اس کا جاپانی نوجوانوں پر ایسا اثر ہوا۔ کہ انہوں نے کہا۔ ہم اب اس ذلیل ملک میں اس وقت تک واپس نہیں آئینگے۔ جب تک خود عزت حاصل نہ کرلیں۔ اور اپنے ملک کو بھی دُنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جانیوالا نہ بنا دیں۔ ایک مشہور نواب کا لڑکا بھی چلا گیا۔ اور وہ جہاز پر کوئلہ ڈالنے والوں میں ملازم ہوگیا۔ اور عرصہ تک جہاز رانی اور جہاز سازی کا کام سیکھتا رہا پھر وہ اپنے ملک میں آیا۔ اور اس نے جہازوں کا کارخانہ کھولکر ملک کی ایک اہم ضرورت کو پورا کردیا اور اسے اس قابل بنادیا۔ کہ وُہ دُنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو

زندہ قومیں غیرت مند ہوتی ہیں۔

وُہ دُنیا سے کوڑے نہیں کھاتیں۔ اور اگر ایک بار کھالیں۔ تو اس وقت تک دم نہیں لیتیں جب تک اس فعل کو آئندہ کے لئے ناممکن نہ بنادیں۔ تمہیں بھی اس وقت ایک کوڑا لگا ہے۔ حکومت کی طرف سے بھی اور رعایا کی طرف سے بھی۔ اگر تم میں

غیرت کا ایک شمہ

بھی باقی ہے۔ تو جب تک تمہاری جان میں جان ہے اور تمہارے جسم میں سانس چلتا ہے۔ تمہیں یہ کوڑا نہیں بھولنا چاہیئے۔ جب تک اتنی طاقت حاصل نہ کرلو۔ کہ نہ آئندہ تمہیں حکومت کوڑا مار سکے۔ اور نہ رعایا میں سے کوئی تمہیں کوڑا مار سکے۔

بے غیرتی کی زندگی

سے غیرت کی موت ہزار درجے بہتر ہوتی ہے۔ تم بے غیرت مت بنو۔ کہ تمہیں پر تمہارے دل بھی تم پر لعنت کریں۔ اور آئندہ آنے والی نسلیں بھی تم پر لعنت کریں۔ تم غیرت مند بنو۔ کہ غیرت کے ہوتے ہوئے اگر تم دُنیا میں تھوڑے دن بھی جیو۔ اور غیرت کی موت مرو۔ تو تمہاری آنے والی نسلیں فخر سے اپنی گردنیں اونچی کرینگی۔ اور کہیں گی۔ ہم ان کے فرزند ہیں جنہوں نے اپنی جانیں دیدیں۔ مگر بے غیرتی کی زندگی کو قبول نہ کیا۔

کیوں بعض حکام کو یہ جرأت ہوئی

کہ وہ تم پر حملہ کریں۔ اس لئے کہ تم تھوڑے ہو۔ اور کمزور ہو۔ کیوں احرار کو یہ جرأت ہوئی۔ کہ وُہ تم پر حملہ کریں۔ اس لئے کہ تم تھوڑے ہو اور کمزور ہو۔ پس اب جاؤ۔ اور دُنیا میں نکل کر طاقت حاصل کرو۔ جاؤ اور دنیا میں نکل کر اپنی تعداد کو بڑھاؤ۔ یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی شخص تمہیں تھوڑا نہ کہہ سکے۔ یہاں تک کہ دُنیا کا کوئی شخص تمہیں کمزور نہ کہہ سکے۔ کیا تم نہیں جانتے۔ کہ وہ لوگ جنہیں اپنے مستقبل کے متعلق کوئی امید نہ تھی۔ انہوں نے دُنیا میں کس قدر قربانیاں کیں انگلستان سے کس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اسے بادشاہت دے دی جائے گی۔ کسی نے بھی نہیں مگر تمہارے ساتھ تو اس

خدا کا وعدہ ہے

جو تمہارا خالق و مالک ہے۔ اور خدا تعالیٰ سے بڑھکر اور کون زیادہ سچا ہوسکتا ہے۔ پھر فرانس کے لوگوں سے کس نے کہا تھا۔ کہ انہیں بادشاہت دی جائیگی۔ جرمنی سے کس نے وعدہ کیا تھا۔ کہ اسے ترقی دی جائے گی۔ ان کے ساتھ کوئی وعدہ نہ تھا۔ صرف انہوں نے غیرت دکھائی۔ اور دُنیا میں عزت حاصل کرلی۔ مگر تمہارے متعلق تو خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ تمہیں دُنیا میں غلبہ دیا جائیگا۔ پس تم اگر اس غرض کے لئے باہر نکلتے ہو۔ تو تم وہ کام کرتے ہو۔ جس کے متعلق

آسمان پر فرشتے تمہارے لئے تیاریاں کر رہے ہیں

پس تم اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ قابل بناؤ۔ زیادہ سے زیادہ لائق بناؤ۔ نہ صرف دین میں بلکہ دُنیا کے ہر کام ہر فن اور ہر پیشہ میں۔ یہاں تک کہ کوئی میدان ایسا نہ ہو۔ جس میں احمدیہ جماعت کے افراد سے زیادہ لائق افراد دُنیا میں مل سکیں۔ سب سے کامل لوہار تم بنو۔ سب سے کامل نجار تم بنو۔ سب سے کامل معمار تم بنو۔ سب سے کامل کیمسٹ تم بنو۔ سب سے کامل ڈاکٹر تم بنو۔ سب سے کامل صناع تم بنو سب سے کامل کپڑے بُننے والے تم بنو۔ سب سے کامل مشینیں بنانے والے تم بنو۔ اور جب تم اس ارادہ اور عزم سے کھڑے ہوگے۔ اور دُنیا کے ممالک میں نکل جاؤ گے۔ تو خدا تعالےٰ کے فرشتے تم پر برکتیں نازل کرینگے۔ اور تم جو کام بھی کروگے۔ خواہ وہ بظاہر دُنیا کا نظر آتا ہو۔ اس کے بدلہ میں تم ثواب پاؤ گے۔ کیونکہ ہر قدم جو تم اٹھاؤ گے۔ اس لئے اٹھاؤ گے۔ کہ خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی پوری ہو۔ کہ

جماعت احمدیہ دُنیا پر غالب آکر رہیگی

پس تم میں سے وہ لوہار جو اس لئے آہن گری کے کام میں سب دُنیا سے آگے نکل جانے کی کوشش کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ یہ دُنیا پر غالب آئے گی۔ اور وہ چاہتا ہے۔ کہ اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں وہ بھی حصہ لے۔ تو وُہ آہن گری میں ترقی نہیں کر رہا۔ بلکہ عبادت کر رہا ہے۔ تم میں سے وُہ انجینئر جو اس لئے انجینئرنگ کے کام میں ترقی کرکے سب دُنیا کو مات کرنا چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے مسیح کی جماعت کے دُنیا پر غالب آنے کی پیشگوئی ہے۔ اور وُہ چاہتا ہے۔ کہ اس کے پورا کرنے میں وُہ بھی حصہ لے۔ تو وُہ انجینئرنگ میں حصہ نہیں لے رہا۔ بلکہ اللہ تعالےٰ کی عبادت میں حصہ لے رہا ہے۔ اسی طرح تم میں سے وُہ زمیندار جو اس نیت اور ارادہ کے ساتھ اپنی پیداوار کو بڑھاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ کہ سب دُنیا پر یہ غالب آئے گی۔ اور وُہ چاہتا ہے۔ کہ وُہ بھی اس کے پُورا کرنے میں حصہ لے۔ تو وُہ زمینداری میں ترقی نہیں کر رہا بلکہ دین میں ترقی کر رہا ہے۔ پس

ہر پیشہ۔ ہر فن اور ہر ہنر میں ترقی کرو

اور ملکوں اور علاقوں کی حدبندیوں سے آزاد ہوجاؤ۔ کہ مومن کسی ملک اور علاقہ کی قید میں مقید نہیں ہوتا۔ پھر تم دیکھوگے۔ کہ اس کے فضل کس طرح تم پر نازل ہوتے ہیں۔ یہ ہماری ہی غفلتیں تھیں۔ جو ان فتنوں کو ہمارے لئے لائیں۔ اور ہماری ہی غفلتیں ہونگی۔ جو پھر ان فتنوں کے دوبارہ لانے کا موجب بنیں گی۔ ورنہ اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کی آنکھیں کھولنے کے لئے بہت کافی سامان کردیا ہے۔ اگر جماعت اب بھی اس شدید حملہ کو بھول جاتی ہے۔ تو وُہ اپنی

بے غیرتی اور بے حمیتی کا افسوسناک مظاہرہ

کرتی ہے۔

میں اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وُہ ہماری جماعت کو بے غیرتی کے مرض سے بچائے۔ اور ہمیں توفیق دے۔ کہ ہم اپنی زندگیوں میں اپنے ہاتھوں سے ان پیشگوئیوں کو پُورا کرنے والے بنیں۔ جو جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے کیں۔ اور اللہ تعالےٰ نہ صرف ہمارے بلکہ ہماری آئندہ آنے والی نسلوں کے حوصلوں اور ان کی ہمتوں میں بھی اس قدر برکت دے۔ کہ ساری دُنیا کے حوصلے اور ہمتیں ان کے سامنے ہیچ ہوجائیں۔ دُنیا ہمارا گھر ہے۔ پس جس طرح خدا تعالےٰ کے گھر یعنی مساجد میں چھوٹے اور بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم دُنیا سے تمام امتیازات کو مٹا دیں۔ تا پھر خدا تعالےٰ کا نام دنیا میں بلند ہو۔ اور اس کی بادشاہت زمین پر بھی آئے۔ جس طرح کہ وُہ آسمان پر ہے ؏

اعلان

اخراجات مقدمہ مرزا اعظم بیگ صاحب کا روپیہ بحصہ رسدی جملہ حصہ داران پر ڈالا گیا تھا۔ لیکن بعض حصہ داروں نے تاحال اپنی ذمگی رقوم کے بقائے باوجود کئی بار مطالبات کئے جانے کے صاف نہیں کئے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہٰذا ایسے جملہ بقایا حصہ داران کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ آخر جنوری ۱۹۳۶ء تک اپنے ذمگی بقائے صاف کردیں۔ ورنہ مجبوراً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور انکے نام اس رپورٹ کے ساتھ

اختناق الرحم

اس کو ڈاکٹری میں ہسٹیریا کہتے ہیں

اور ہندوستان کے توہم پرست لوگ اس مرض کو آسیب یا جن بھوت کا سایہ کہتے ہیں۔ یہ مرض زیادہ نوجوان عورتوں کو ہوتا ہے۔ یہ مرض کئی اقسام کا ہوتا ہے۔ اس مرض کے لئے ہماری تیار کردہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ اگر مرض نیا ہو تو تین ماہ تک استعمال کافی ہے۔ اور اگر پرانا ہو۔ تو چھ ماہ تک استعمال کرنا چاہئے۔ ۲۰ سے ۳۰ روز کے استعمال سے دورہ انشاء اللہ رک جائیگا۔ اس کی مقدار خوراک صرف ایک رتی ہے۔ اور دوا بھی میٹھی ہے۔ منہ میں ڈالنے سے پتہ بھی نہیں لگتا کہ کوئی چیز منہ میں ڈالی گئی ہے یا نہیں۔ اس کی خوراک صبح ایک شام کو کھانا کھانے کے بعد کھائی جاتی ہے۔ اس سے عام جسمانی کمزوری اور کمی خون بھی دور ہو جاتی ہے۔ اس دوا سے صحت یاب لوگوں کے سارٹیفکیٹ تو بہت ہیں۔ لیکن سردست قادیان کے ایک احمدی بھائی کا سارٹیفکیٹ جو انہوں نے خوشی سے تحریر کر کے دیا ہے پیش کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مندرجہ ذیل الفاظ میں خداوند کریم کو حاضر و ناظر جان کر تحریر کر کے حکیم مولوی نظام الدین صاحب مبلغ کی خدمت شریف میں بطور شکریہ پیش کرتا ہوں۔ میری لڑکی کو ایک مرض تو ہسٹیریا تھا جس کو اطبا اختناق الرحم کہتے ہیں۔ یعنی ایک قسم کی غشی کا مرض تھا دوسرا مرض انیمیا تھا جس کو اطبا ٹیبی یا جگر ضعف کہتے ہیں یعنی جسم میں خون کم تھا۔ حکیم صاحب کی دوا تریاق اعظم ۳ کچھ مدت لڑکی کو کھلاتا رہا ہوں بفضل خدا لڑکی کو ہر دو مرض سے پوری صحت ہو گئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب نہ ہسٹیریا کے دورے پڑتے ہیں اور نہ ہی غشی ہے۔ میں حکیم صاحب کا مشکور و ممنون ہوں۔ خاکسار سید حسن شاہ احمدی ساکن قادیان۔ اس دوا کی قیمت فی تولہ دو روپے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہئے

حکیم مولوی نظام الدین ممتاز الاطباء۔ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق

پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ (پنجاب)

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلے میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ بیکار ہیں بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں بھی خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمایئے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے ۱۸ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور مثل کندن کے درخشاں بنا دیگی یہ بنی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ جوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی ۳ روپیہ۔ نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ فہرست دواخانہ مفت منگایئے۔ ہر مرض کی مجرب دوا منگایئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ**

سرمہ مفید عالم

طالب علموں اور باریک کام کرنے والوں کے لئے مژدہ

یہ سرمہ کئی مفید اور بے ضرر اجزا سے مرکب اور محنت شاقہ سے خاص موسم میں تیار کیا جاتا ہے۔ اور دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ آشوب چشم۔ گوہانجنی۔ سوزش چشم ککرے۔ آنکھیں جو دھوپ یا تیز روشنی میں نہ کھل سکیں۔ نزلہ سے آنکھوں اور کھتنوں کا سرخ رہنا سب امراض چشم کیلئے مفید ہے۔ بچپن سے اس کا استعمال آنکھوں کو ہر قسم کے امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور دائمی استعمال عینک سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ ہر عمر میں استعمال ہو سکتا ہے۔ ترکیب استعمال چست کی سلائی سے لگایا جائے۔ اور ہر بار سلائی دھوئی جائے۔ سینکڑوں مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ چند روزہ استعمال خود بخود فائدہ ظاہر کرے گا۔ قیمت بمقابلہ خرچ و محنت کچھ بھی نہیں۔ یعنی صرف مبلغ للعہ تولہ نمونہ وزنی یک ماشہ ۸ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ ملنے کا پتہ:۔

المشتہر:۔ **مسز محمد حفیظ کوٹھی ۷ مسز خان بہادر ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب سول سرجن مرحوم یہ لکھی روڈ ڈامن والا۔ ڈیرہ دون**

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی شادا ولد قاسم ذات جبہ سکنہ نوشہرہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ $\frac{2}{36}$ ۲۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رہانہ ولد سجاولہ سجاد ولد زباں ذات کوبھار سکنہ ٹنگو تحصیل شور کوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ $\frac{2}{36}$ ۲۸ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے تحریر مورخہ $\frac{12}{35}$ ۱۲ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی رہانہ ولد فتا ذات بھٹی سکنہ بشیغن تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ $\frac{2}{36}$ ۲۷ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد و قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۶ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد فتح محمد ذات بھٹی سکنہ چک نمبر ۱۳۸ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ $\frac{1}{36}$ ۱۱ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ $\frac{12}{35}$ ۲۳ دستخط چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(مہر عدالت)

خزانہ

آپ کی بھول ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ سب کچھ جانتے ہیں۔ ہدایت نامہ خاوند پانچ ہزار شادی شدہ مرد و عورتوں کی آپ بیتی کا نچوڑ ہے عملی ہدایتوں، راز کی باتوں اور مفید نصیحتوں کا بیش بہا خزانہ ہے۔ اسے جو ایک بار پڑھ لیتا ہے۔ اس کا گھر بہشت ہی تو بن جاتا ہے۔ ایک کامیاب خاوند بننے کی تعلیم کے علاوہ عورت مرد کے اعضائے تناسل کی مفصل تشریح ہے۔ ان کے امراض و علاج نیز حمل کے متعلق بہت کچھ تحریر ہے۔ قیمت اکبر دیدہ ستا ایڈیشن ۸ر سب بک سیلرز اور ریلوے بکسٹال بیچتے ہیں

مصنف:۔ کویراج ہرنام داس بی اے لاہور

مژدہ جانفزاء

ہم نے ہندوستان کے تجارتی اور اقتصادی پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک بڑے پیمانہ پر ہر قسم کے خوشبو دار اور دماغی کمزوری کو دور کرنے کے لئے تیل اور عطریات کا ایک کارخانہ کھولا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج سے پیشتر ایسے خالص تیل بنانے والا کارخانہ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ یورپ کے کسی حصہ میں نہیں ہے۔ ہر ہندوستانی کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک کی تجارت کو فروغ دینے کے لئے ہمارے کارخانہ کا اصل تیل جان جہان ہیر آئل رجسٹرڈ استعمال کرے قیمت فی شیشی ۱ر ملنے کا پتہ

ماسٹر اللہ رکھا کشمیری بازار لاہور

دو نہایت مفید چیزیں

سرمہ دافع چیٹہ آشوب چشم کے بعد آنکھ میں بعض اوقات چیٹہ پڑ جاتا ہے۔ جو نظر کو خراب کرنے کے علاوہ صورت کو بھی بدزیب کر دیتا ہے یہ سرمہ اس کا حکمی علاج ہے۔ قیمت فی تولہ پانچ روپیہ۔

اکسیر مرگی مرگی جیسا نامراد مرض خدا کے فضل سے اس سے دور ہوتا ہے اگر دورہ نہ رکے۔ تو قیمت واپس۔ کھانے اور سونگھنے کی دوائی کی قیمت مبلغ [illegible]

خاکسار:۔ میاں خیر الدین محلہ ناصر آباد قادیان

تلاش دوست

بندہ کے ایک دوست آغا رشید احمد خان بندہ سے عرصہ دو سال سے جدا ہیں۔ مجھے ان کی رہائش کے متعلق کوئی خبر نہیں۔ انہوں نے منٹگمری ڈی اے وی سکول میں ۱۹۳۳ء میں انٹرنس کا امتحان دیا تھا۔ ان کے بھائی آغا نذیر احمد خان کی ایک دوکان اڈا موٹراں کے سامنے تھی۔ مگر اب ان کی دوکان عرصہ سے خالی ہو چکی ہے۔ لہذا وہ یا ان کے کوئی رشتہ دار ان کا مکمل پتہ تحریر فرماویں۔ میں ان کی اس تکلیف کا مشکور ہوں گا۔

تابعدار:۔ غلام محمد سیکنڈ ایئر گورنمنٹ کالج شاہ پور صدر

انقلاب زندگی یا راز صحت کی کتاب کارڈ آنے پر مفت روانہ کیجاتی ہے

فاروقی یونانی دواخانہ فاروق گنج لاہور

گھڑیوں کی مشہور و معروف چالیس سالہ دوکان کا

خاص رعایتی اعلان

کلاک برائے بیٹھک دوکان دفتر کارخانہ گھنٹہ اور آدھ گھنٹہ بجاتا ہے اور آٹھ روزہ چابی ہے۔ گارنٹی دس سال۔ قیمت [illegible]

ٹائم پیس دیرپا۔ مضبوط خوبصورت ہزاروں کا آزمودہ۔ زوردار آلارم والا گارنٹی پانچ سال۔ قیمت [illegible]

جنٹلمین رسٹ واچ:۔ موجودہ فیشن کی نہایت ہی خوبصورت۔ دیرپا۔ مضبوط گھڑی ہے خوبصورتی کی سرتاج ہے گارنٹی پانچ سال [illegible]

لیڈی رسٹ واچ نکل کیس خوبصورت و مضبوط قیمت [illegible] مختلف ڈیزائن گارنٹی تین سال

فینسی رسٹ واچ نہایت ہی خوبصورت دیرپا مضبوط جولدار مشین بیاہ شادی میں دینے کے قابل قیمت نکل کیس [illegible] رولڈ گولڈ [illegible] رہنے کی گارنٹی دس سال

فینسی سنہری رسٹ واچ مختلف ڈیزائن سینکڑوں کی آزمودہ نہایت ہی تسلی بخش قیمت [illegible] گارنٹی پانچ سال

لیور پاکٹ واچ اینمل ڈائل نکل کیس اور عین ٹھیک وقت دینے والی بے نظیر گھڑی ہے اور پشت در پشت چلنے والی ہے قیمت [illegible] گارنٹی ۲، ۳، ۵ سال

بڑھیا قسم کی لیور پاکٹ واچ امراء، شرفا کی زینت ہر موسم و ملک کے مطابق کام دینے والی سوئٹزرلینڈ کی کاریگری کا نمونہ ہماری دوکان کا تحفہ قیمت [illegible] گارنٹی دس سال

نوٹ ہماری دوکان چالیس سالہ پرانی اور مشہور دوکان ہے۔ ولایت سے براہ راست مال منگوا کر پبلک کی خدمت کرتی رہی ہے اس رعایتی اعلان سے آپ بھی خوب فائدہ اٹھاویں اور لاہور کے بازار انارکلی میں تشریف لاکر ہماری شوروم کو زینت بخشیں اور سچائی کی داد دیں۔ مزید تفصیلات کیلئے مینجر سے خط و کتابت کریں۔

انگلش واچ کمپنی (انڈیا) انارکلی لاہور

ہر قسم بجلی کا سامان خریدنے کیلئے کمال الیکٹرک کمپنی انارکلی لاہور کو یاد رکھیں۔

۱۵ جنوری ۱۹۳۶ء تک کے لئے
خاص رعایت
بہترین مقوی گولیاں
"کنگ آف ٹانکس"
بڑھاپا۔ کمزوری۔ اعصابی و دماغی کمزوری۔ طاقتِ مردانہ۔ کمی خون۔ بیماری کے بعد کی کمزوری کے لئے کنگ آف ٹانکس پلز مسیحائی اثر رکھتی ہیں۔ ایک بار تجربہ فرمایئے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت ۶ روپے۔ رعایتی چار روپے۔ علاوہ محصولڈاک
مکرم جناب سیٹھ محمد سعید یوسف فرماتے ہیں:۔
میں نے کنگ آف ٹانکس گولیاں استعمال کی ہیں۔ مجھے انیمیا (کمی خون) کی وجہ سے دماغی شکایت بھی رہتی تھی۔ اس دوا کے استعمال سے دماغی شکایت رفع ہو کر حافظہ کو بھی تقویت پہونچی۔ اور خون کی کمی کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوئیں۔ میں یہ سطور شیخ احسان علی صاحب کو انکے بغیر کسی مطالبہ کے دیتا ہوں۔ تاکہ اس کی اشاعت سے اور دوست بھی فائدہ اٹھا سکیں"
جناب ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آئی۔ ایم۔ ڈی
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے کنگ آف ٹانکس کے اجزاء کو دیکھا ہے۔ جو کہ قیمتی اور بہترین ادویہ کا بنایا ہوا گولیوں کی صورت میں مفید مرکب ہے۔ کنگ آف ٹانکس قوت اور اعصابی کمزوری کے مریضوں کو استعمال کرانے سے مفید پایا ہے۔
مستورات کی بیماریوں کیلئے
"فیضِ عام شربتِ فولاد"
بہترین مقوی اور مصفی خون شربت ہے جس کے استعمال سے چہرہ پُر رونق اور جسم میں تروتازگی آجاتی ہے۔ کھانا اچھی طرح ہضم ہوتا ہے۔ وزن بڑھنے لگتا ہے۔ چہرے کے داغ زنگت کا پھیکا پڑ جانا حیض کی کمی یا بیشی۔ پیڑو کی درد مرض اٹھرا کے تمام اقسام (سقاطِ رحم) کی کمزوری۔ حمل کا گر جانا۔ اولاد کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا۔ دودھ کا کم یا ناقص ہونا۔ مرض ہسٹیریا (اختناق الرحم) کے دورے وغیرہ کے عوارض دور کرنے کے لئے یہ شربت حیرت انگیز فائدہ بخش ثابت ہو چکا ہے۔
قیمت فی شیشی پچاس خوراک دو روپے۔ رعایتی ایک روپیہ بارہ آنے علاوہ محصولڈاک
مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی پروپرائٹر دہلی ہاؤس قادیان
فرماتے ہیں "میں نے آپ سے پہلے بھی تین عدد بوتلیں شربتِ فولاد کی لیکر گھر میں استعمال کرائی ہیں جو کہ خدا کے فضل سے بہت مفید معلوم ہوئی ہیں۔ جس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے ایک بوتل اور لئے جاتا ہوں"
مکرم جناب سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر
تحریر فرماتے ہیں۔ کہ میں نے شیخ احسان علی صاحب کے تیار کردہ شربتِ فولاد کی چار عدد بوتلیں اپنے گھر میں استعمال کرائی ہیں۔ میں یہ لکھکر خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ مفید ثابت ہوئی ہیں:
مینجر صاحب صیغہ اشتہارات اخبار الفضل
مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۵ء میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ شیخ احسان علی صاحب کی فرم فیض عام میڈیکل ہال قادیان کی دوائیوں وغیرہ کے اشتہار الفضل میں شائع ہو رہے ہیں۔ یہ فرم کئی سال سے احباب کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کی مشتہرہ ادویات خالص اجزاء سے مرکب اور قابلِ اعتماد ہوتی ہیں۔ دوست حسب ضرورت ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں:
ملنے کا پتہ:۔ شیخ احسان علی فیضِ عام میڈیکل ہال قادیان (پنجاب)
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
کا مصدقہ
ممیرے کا سرمہ
جناب مسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب قادیان تحریر فرماتے ہیں
مشفق مہربان سردار میا سنگھ صاحب۔ بعد ما جب میرے گھر میں آپ کے سفید سرمہ ممیرے جو پہلے آپ نے بھیجا تھا۔ بہت فائدہ ہوا۔ اس بات کو کئی سال ہو گئے۔ پھر اسی سرمہ کی ان کو ضرورت پیش آئی ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ خود توجہ فرما کر وہی سرمہ بقدر ایک تولہ بذریعہ وی۔ پی بہت جلد میرے نام قادیان روانہ فرمائیں:
مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل ایگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب
معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیانِ ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ سبل۔ سرخی چشم۔ پھولا۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش ہیں۔ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے۔ اور عینک کے استعمال کی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے لے کر بوڑھے تک یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے۔ کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے۔ مبلغ دو روپیہ۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرا فی ماشہ ۲۰ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ چار آنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار:
ترکیب استعمال سرمہ
بغرض حفاظت و تقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیئے۔ کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں۔ برائے دفع امراضِ چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیئے۔ ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے۔ جہاں تک ہو سکے دوائی کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیئے:
المشتہر
مینجر پروفیسر میا سنگھ اندر فارمیسی رجسٹرڈ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب انڈیا

57

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لاہور ۱۳ جنوری۔ آسٹریلیا اور ہندوستان کی ٹیموں کا تیسرا کرکٹ میچ جو ۱۰ جنوری کو شروع ہوا تھا۔ آج ہندوستانی ٹیم کی فتح پر منتج ہوا۔ آل انڈیا ٹیم ۶۸ رنز کی زیادتی سے جیت گئی

انبالہ ۱۳ جنوری۔ خان بہادر میاں عبد العزیز فنانشل کمشنر گورنمنٹ پنجاب اس مہینے میں ریٹائر ہو کر جے پور کونسل اوف سٹیٹ کے رکن کی حیثیت سے عازم جے پور ہوں گے۔

لاہور ۱۳ جنوری۔ کل لاہور کی فرقہ وارانہ فضا پھر مکدر ہو گئی۔ جب کہ ایک مسلمان پردیسی بازار مچھی ہٹہ میں ایک ہندو نوجوان نے قاتلانہ حملہ کیا۔ مسلمان مسمی ظفر الہی سیالکوٹ کا باشندہ تھا۔ جو سیر کی غرض سے لاہور آیا ہوا تھا۔ حملہ آور نے "مسلمانوں کو مار دو" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے اس کے پیٹ میں چاقو گھونپ دیا اسے ہسپتال پہنچایا۔ جہاں رات کو وہ زخموں کی وجہ سے فوت ہو گیا۔ اس واقعہ کے پیش نظر شہر میں پولیس کے زبردست پہرے لگا دیئے گئے ہیں۔ اور مسلح پولیس کی گاردیں گشت کر رہی ہیں۔ حالات پرسکون ہیں۔

امرتسر ۱۳ جنوری۔ پیر جماعت علی شاہ صاحب گذشتہ شام یہاں پہنچے۔ اور مجوزہ شہید گنج کانفرنس کے سلسلہ میں مقامی مسلم رہنماؤں سے گفت و شنید کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کانفرنس کے انعقاد کو ملتوی کرا دیا جائے گا۔

بمبئی ۱۳ جنوری۔ ہز ہائی نس سر آغا خاں کی گولڈن جوبلی منانے کے لئے وسیع پیمانہ پر تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ یہ تقریب ۱۹ جنوری کو ہوگی۔ جب وہ اجتماع کثیر کی موجودگی میں سونے سے تولے جائیں گے۔

دہلی ۱۳ جنوری۔ مولوی عارف ہسوی سابق صدر دہلی پراونشل کانگرس کمیٹی آج شام انتقال کر گئے۔

لنڈن ۱۳ جنوری۔ مسٹر روڈیرڈ کپلنگ انگلستان کے مشہور شاعر بیمار ہیں ان کا اپریشن کیا گیا ہے۔ آج ساڑھے پانچ بجے شام ان کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔

لاہور ۱۳ جنوری۔ پنجاب کونسل میں خان بہادر مشتاق احمد گورمانی ایک بل پیش کریں گے۔ جس کا مقصد نیل دار درختوں کو بھی پنجاب ایکٹ انتقال اراضی کے تابع کرنا ہے۔

عدیس آبابا ۱۳ جنوری۔ ایک شاہی اعلان کے ذریعہ عوام کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ بیس اور بائیس جنوری کو اطالوی طیاروں کی بمباری سے محفوظ رہنے کی کوشش کریں۔ ان تاریخوں کو عدیس آبابا میں بہت سے حبشی ایک تقریب منانے کے لئے جمع ہونگے۔

روما ۱۳ جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حبشیوں نے میکالے پر قبضہ کر لیا ہے۔

میونخ (بذریعہ ڈاک) بلغاریہ اور ترکی میں جنگ چھڑ جانے کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں۔ ترک بلغاریہ کی سرحد پر قلعے تعمیر کر رہے ہیں۔ اور فوجوں کی نقل و حرکت جاری ہے۔

عدیس آبابا ۱۳ جنوری۔ ایک اعلان مظہر ہے۔ کہ حبشی افواج نے آکسم پر قبضہ کر لیا ہے۔ راس کاسا اور راس سیوم نے اڈیگرات پر قبضہ کر لیا ہے۔ اڈوا پر حملہ کرنے کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

نئی دہلی ۱۳ جنوری۔ گورنمنٹ اوف انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۲۸۹ کی رو سے سندھ اور اڑیسہ کے نئے صوبوں کا آئین ۱۲ جنوری تک شائع ہو جائے گا۔

پیرس ۱۳ جنوری۔ تین قوانین بر فرانس کی فسطائی انجمنوں کو توڑنے ہتھیار لے کر چلنے کی ممانعت کرنے اور پبلک لیڈروں کو دھمکیاں دینے کے متعلق سرکاری طور پر نافذ کر دیئے ہیں۔

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ کلکتہ لائبریری کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے امپیریل لائبریری کے لائبریرین خان بہادر کے ایم اسد اللہ صاحب نے تجویز پیش کی کہ کلکتہ میں چھوٹی لائبریریوں کو کتابیں تقسیم کرنے یا انہیں عاریۃً دینے کی غرض سے ایک مرکزی لائبریری قائم کی جائے۔

جنیوا ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے لیگ کی ایک تحقیقاتی کمیٹی جنگ کے ان طریقوں کا مطالعہ کرے گی۔ جن کے ماتحت حبشہ میں جنگ جاری ہے۔ اور وہ ایسے ذرائع بھی معلوم کرے گی۔ جن کے بروئے کار لانے سے جنگ کا خاتمہ ہو جائے۔ جنیوا میں یہ خیال پیش ہونے پر برطانوی نمائندہ کی طرف سے یہ تجویز پیش کی جائے گی۔ کہ حبشہ اور اطالیہ میں آٹھ ہفتوں تک عارضی صلح ہو جائے تاکہ اس وقفہ میں کمیٹی اپنے فرائض کو اطمینان کے ساتھ سر انجام دے سکے۔

بلگریڈ ۱۳ جنوری۔ شاہ کیرول تاجدار رومانیہ یوگوسلاویہ گئے ہوئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ تجویز زیر غور ہے۔ کہ دونوں ممالک اٹلی کے خلاف کارروائی کریں۔

امرتسر ۱۳ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۹ پائی۔ بمبئی سونا تیار ۳۴ روپے ۱۰ آنے چاندی تیار ۵۰ روپے ۱۳ آنے ہے۔

ٹوکیو ۱۳ جنوری۔ جاپان کے دفتر خارجہ نے فیصلہ کیا ہے کہ بحری کانفرنس لنڈن کے جاپانی نمائندوں کو مطلع کیا جائے۔ کہ وہ کانفرنس سے مستعفی نہ ہوں۔ بلکہ گفت و شنید جاری رکھیں۔

سلہٹ ۱۳ جنوری سلہٹ میں بلوہ عام ہو جانے سے گیارہ آدمی مجروح ہوئے لڑائی میں بندوقوں کا آزادانہ طور پر استعمال کیا

لاہور ۱۳ جنوری۔ ڈاکٹر ستیہ پال نے لاہور کے واقعہ قتل کی مذمت کرتے ہوئے لکھا ہے جب تک ہم اپنی ذہنیتوں کو نہ بدلیں گے اور اس بات کو نہ سمجھ لیں گے کہ ہماری نجات صرف صلح و آشتی میں مضمر ہے ہم جہد آزادی میں ہرگز کامیاب نہ ہو سکیں گے۔

اسمارہ ۱۳ جنوری۔ ایک اطالوی ہوائی جہاز اسمارہ کے قریب دامن کوہ میں گر پڑا جس کے نتیجہ میں تین اطالوی ہوا باز ہلاک ہو گئے۔

اخبار "مانچسٹر گارڈین" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ مصر کو اطالوی حملہ سے بچانے کے لئے حفاظتی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں۔ توپیں۔ لاریاں۔ ایمبولینس ٹینک وغیرہ انگلستان سے مصر بھیجے جا رہے ہیں۔ اگر جنگ کا آغاز ہو گیا۔ تو برطانوی بیڑے بر جزائر ڈوڈیکنز۔ کینڈی اور روڈس کی جانب سے حملہ ہوگا۔ اس جنگ میں آبدوز کشتیاں بھی حصہ لیں گی:

لاہور ۱۳ جنوری۔ کل صبح گوردوارہ ڈیرہ صاحب سے کرپان مورچہ کے سلسلہ میں پندرہ پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد پانچ پانچ سکھوں پر مشتمل تین جتھے نکلے جنہیں گرفتار کر لیا گیا۔ سردار نریندر سنگھ سٹی مجسٹریٹ نے انہیں ایک ایک دن قید محض کی سزا دی۔

پٹنہ ۱۳ جنوری۔ صوبہ بہار کی لیجسلیٹو کونسل نے بہار و اڑیسہ مسلم وقف بل مسترد کر دیا ہے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) انگلستان کے سیاسی حلقوں میں قیاس آرائیاں کی جا رہی ہیں۔ کہ برطانوی کابینہ میں عنقریب تبدیلیاں رونما ہوں گی۔ مسٹر بالڈون کی جگہ مسٹر نیویل چیمبرلین وزیر اعظم ہونگے۔ اور سر سیموئل ہور پھر کابینہ میں آ جائیں گے۔

الہ آباد ۱۳ جنوری۔ معلوم ہوا ہے جب آئندہ مارچ میں یو۔ پی لیجسلیٹو کونسل کے سامنے بیکاری کمیٹی کی رپورٹ پیش ہوگی۔ تو مقامی گورنمنٹ سر تیج بہادر سپرو کو جو کمیٹی کے صدر ہیں۔ کونسل کا ممبر نامزد کرے گی۔ تاکہ وہ کونسل پر کمیٹی کا نقطۂ نگاہ واضح کر سکیں۔

کلکتہ ۱۳ جنوری۔ مسٹر امرندر ناتھ چیٹرجی ممبر لیجسلیٹو اسمبلی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ضلع مدنا پور کی حدود میں کسی پبلک جلسہ

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی